درد بھری دعائیں



از افادات

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ : گلشن اقبال کراچی

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

دردبھری دعائیں

حسبِ ہدایت وارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبّت ہے
بہ اُمّیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبّت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو مَیں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدّدِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنّہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

ضروری تفصیل

نام کتاب : درد بھری دعائیں
از افادات :عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
مرتب :یکے از خدّام حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
تاریخِ اشاعت :٦/ ذوالقعدۃ ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۲/ اگست ۲۰۱۵ء بروز ہفتہ
زیرِاہتمام : شعبہ نشرواشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی
پوسٹ بکس:11182 رابطہ:+92.21.34972080، +92.316.7771051
ای میل:khanqah.ashrafia@gmail.com
ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک نمبر ۲، کراچی، پاکستان

قارئین و محبین سے گزارش

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی اپنی زیرِ نگرانی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شایع کردہ تمام کتابوں کی ان کی طرف منسوب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شایع ہونے والی کسی بھی تحریر کے مستند اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونے کی ذمہ داری خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی نہیں۔

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشرواشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہوسکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل
نبیرہ و خلیفہ مُجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ
ناظم شعبۂ نشرواشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

عنوانات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشِ لفظ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْدُ!

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذاتِ عالی کے خزانے سے فائدہ اٹھانے کے لیے جابجا دعامانگنے کا حکم دیا ہے۔ چناں چہ علّامہ ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، اور پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارا پروردگار کہاں ہے؟ اگر قریب ہے تو اس سے چپکے چپکے دعا کریں اور دور ہو تو اس کو پکاریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر سکوت فرمایا۔ اس کے بعد ہی آیتِ ذیل نازل ہوئی:

وَاِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ[1]

اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اور جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں سوال کریں کہ (میں ان سے قریب ہوں یا دور؟ تو میری طرف سے ان سے فرمادیجیے کہ) میں قریب ہوں، میں دعامانگنے والے کی دعاکو قبول کرتاہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔

اسی طرح دوسری جگہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ[2]

اور تمہارے رب نے فرمایاکہ تم مجھے پکارو میں تمہاری دعاکو قبول کروں گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑاانعام واحسان ہے کہ بندوں کو اپنی ذاتِ عالی سے مانگنے کا حکم دیاہے، اور پھر قبول کرنے کا وعدہ بھی فرمالیاہے۔ درحقیقت دعابہت بڑی عبادت ہے، جیساکہ اسی آیتِ مبارکہ ہی کے آخر میں دعاکوعبادت سے تعبیر فرماکر روگردانی کرنے والوں کے لیے سخت وعید فرمائی۔

[1] تفسیر ابن کثیر: ۱/۳۰۷، البقرۃ (۱۸۶)، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

[2] المؤمن: ٦٠

یہی وجہ ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دعا کو عبادت کا مغز قرار دیا اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ[۳] دعا عبادت کا مغز ہے۔ یعنی چھلکے کے اندر جو اصل چیز ہوتی ہے اسے مغز کہتے ہیں۔ اور اسی مغز کے دام ہوتے ہیں۔ اگر بادام کو پھوڑو تو اس میں سے گِری نکلتی ہے۔ اور اسی گری کی اصل قیمت ہوتی ہے۔ اگر چھلکوں کے اندر گری نہ ہو تو "بادام" "بے دام" ہو جاتا ہے۔ عبادتیں بہت سی ہیں، اور دعا بھی ایک عبادت ہے، لیکن یہ ایک بہت بڑی عبادت ہے، عبادت ہی نہیں عبادت کا مغز ہے اور اصلِ عبادت ہے۔ اس لیے کہ عبادت کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ کے حضور میں بندہ اپنی عاجزی اور ذلت پیش کرے، اور ظاہر و باطن کے جھکاؤ کے ساتھ بارگاہِ بے نیاز میں پوری نیاز مندی کے ساتھ حاضر ہو۔ اور چوں کہ یہ عاجزی والی حضوری دعا میں سب عبادتوں سے زیادہ پائی جاتی ہے اس لیے دعا کو عین عبادت اور عبادت کا مغز فرمایا۔ دعا کرتے وقت بندہ اپنی عاجزی اور حاجت مندی کا اقرار کرتا ہے، اور سراپا نیاز ہو کر بارگاہِ خداوندی میں اپنی حاجت پیش کر کے للچاتا اور گڑگڑاتا ہے اور قادرِ مطلق کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلا کر سوال کرتا ہے۔ تو اس کا یہ شغل سراپا عبادت بن جاتا ہے۔

چوں کہ دعا عبادت ہی عبادت ہے، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ مِنَ الدُّعَاءِ[۴]

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز بزرگ اور برتر نہیں۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے: مَنْ لَّمْ يَسْئَلِ اللهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ[۵] جو شخص اللہ سے نہیں مانگتا اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔

انسان اپنی بھلائی اور بہتری کے لیے جتنی تدبیریں کرتا ہے اور دکھ، تکلیف اور نقصان اور ضرر سے بچنے کے لیے جتنے طریقے سوچتا ہے ان میں سب سے زیادہ آسان، مؤثر اور معتبر طریقہ دعا کرنا ہے۔ نہ ہاتھ پاؤں کی محنت، نہ مال کا خرچہ، بس دل کو حاضر کر کے دعا

---

۳ جامع الترمذی: ۲/۱۷۵، باب ما جاء فی فضل الدعاء، ایچ ایم سعید

۴ جامع الترمذی: ۲/۱۷۵، باب من ابواب جامع الدعوات، ایچ ایم سعید

۵ جامع الترمذی: ۲/۱۷۵، باب من ابواب جامع الدعوات، ایچ ایم سعید

کرلی جائے۔ غریب، امیر، بیمار اور صحت مند، مسافر اور مقیم، بوڑھا اور جوان، مرد ہو یا عورت، مجمع ہو یا تنہائی، ہر شخص دعا کر سکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تَعْجِزُوْا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ لَنْ يَّهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ اَحَدٌ[۱]

دعا کے بارے میں عاجز نہ بنو، کیوں کہ دعا کے ساتھ ہوتے ہوئے ہر گز کوئی شخص ہلاک نہ ہو گا۔ سچ یہ ہے کہ دعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔ اسی لیے مجدّد الملّت حکیم الامّت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "دعا تدبیر سے زیادہ معتبر ہے۔"

ہمارے حضرت والا حضرتِ اقدس، جنیدِ زماں، تبریزِ دوراں، رومی ثانی، مجددِ دوراں، شیخ العرب و العجم مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دعا کی افادیت و اہمیت کو بہت ہی پیارے انداز سے مثال دے کر سمجھایا۔ فرمایا "دعا کرنا ایسا ہے جیسے بجلی کا سوئچ دبایا، بجلی پاور ہاؤس سے آئی، اور بلب روشن ہو گیا۔ پس سر چشمۂ رحمتِ حق اُس بندے کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے جو دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہے۔ دعا مانگتے وقت ایک جملہ قلب میں آیا کہ ہم مانگنے لگے کام بننے لگے۔ دعا مانگتے ہی حق تعالیٰ کی عنایت ہماری کارسازی شروع کر دیتی ہے۔ اور دعا قبول تو اسی وقت ہو جاتی ہے، مگر ظہور میں حکمت کے مقتضیٰ سے کبھی تاخیر ہو جاتی ہے، اور قبول ہونے کے لیے ظہور لازم نہیں جیسے حمل کا وجود ہو گیا مگر ظہور بعد میں ہوتا ہے۔"

اسی طرح ایک اور جگہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے دعا نہ کرنے کے مذموم ہونے کو ایک مثال سے یوں سمجھایا کہ "جیسے کوئی کریم کہے کہ میری کھڑکی کو کھٹکھٹاؤ تو میں عطا کروں گا۔ پھر اگر کوئی نہیں کھٹکھٹاتا تو اس میں نعمت کی ناقدری ہے، اور کریم سے استغنا ہے، پھر محروم رہے تو کیا تعجب ہے۔"

دورِ حاضر میں امتِ مسلمہ جن مصائب وآلام سے دو چار ہے اس کے بنیادی اسباب میں سے ایک سبب رجوع الی اللہ اور اللہ تعالیٰ سے دعا نہ مانگنا بھی ہے۔ یا جس یقین، جن آداب کو

---

[۱] الترغیب والترهیب للحافظ المنذری

ملحوظ کر کے دعا مانگنی چاہیے ہم سے اس سلسلے میں بہت کوتاہی ہو رہی ہے۔ چناں چہ حکیم الامّت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سے امّتِ مسلمہ نے خلوت میں اور راتوں کو اللہ ربّ العزت کے سامنے ہاتھ پھیلانا چھوڑا ہے تو اس وقت سے دن بھر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلا رہی ہے۔"

الغرض آداب و عنوان اور مسنون طریقہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے بھی آدمی دعا صحیح طریقے سے نہیں مانگتا۔ (دعا کے آداب مستقل طور پر "آدابِ دعا" کے عنوان سے آرہے ہیں۔) اس بات کے پیشِ نظر حضرت صوفی محبوب زکریا صاحب دامت برکاتہم خلیفہ مجاز بیعت عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں یہ داعیہ پیدا ہوا کہ ہمارے پیارے مرشد، شیخ العرب والعجم، عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ و ملفوظات اور عمومی و خصوصی دعاؤں سے ضروری عنوانات کے تحت مختلف دعا کے کلمات کو یکجا کر دیا جائے، تاکہ ہر شخص انہیں آسانی سے پڑھ کر ان کے مطابق اپنے پروردگار سے اپنی حاجت کو طلب کر سکے۔ یقیناً حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے دعا کو اس قدر بہترین انداز میں پیش کیا ہے کہ جو بھی قاری ان دعاؤں کے کلمات کو اپنی زبان سے ادا کرے گا وہ یوں محسوس کرے گا کہ گویا اللہ تعالیٰ اس کی التجا کو سن رہے ہیں، اور اپنی رحمت نچھاور کر رہے ہیں۔ اور یہ تو کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ اہل اللہ کی دعائیں دردِ دل سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔

دعائیہ کلمات حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے بے شمار مواعظِ حسنہ اور مطبوع و غیر مطبوع ملفوظات (سی ڈیز و کیسٹز) میں موجود ہیں، جنہیں حضرت صوفی شاہ محبوب زکریا صاحب دامت برکاتہم نے حضرت والا کے مواعظ سے اکٹھا کیا، اور بعض علماء نے انہیں جمع کیا، اور مکررات کو حذف کر کے مختلف عنوانات کے تحت انہیں مرتب کیا، پھر جہاں کسی ایک ماخذ سے اقتباس تھا تو وہاں اس کا حوالہ دے دیا اور جہاں ایک سے زائد مواعظ و ملفوظات سے اخذ کیا تو وہاں طوالت کے خوف سے حوالہ جات نہیں دیے جا سکے، تاہم اس سلسلے میں غیر مطبوع مواد تقریباً آٹھ سی ڈیز میں موجود تھا جن سے اس کتاب میں مدد لی گئی، اوراب الحمدللہ! حضرتِ والا رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک وپُر سوز دعاؤں کا مجموعہ ہدیۂ قارئین ہے۔

قارئین سے درخواست ہے کہ محبی و محبوبی، سیدی و سندی، شیخ العرب و العجم حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درجات کی بلندی کے لیے اور حضرت اقدس پر اپنی کروڑوں رحمتوں و برکتوں کے نزول کے لیے دعا فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت محبوب زکریا صاحب دامت برکاتہم کو جزائے جزیل عطا فرمائے جنہوں نے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی کتب و مواعظ اور صوتی بیانات سے ان دعاؤں کو اکٹھا کرنے کی ترغیب دی اور اس کارِ عظیم کے محرّک ہوئے، اللہ تعالیٰ ان کی اور جملہ معاونین کی اس کاوش کو اپنی بارگاہِ عالی میں بلا استحقاق شرفِ قبولیت سے نوازے، اور اسے ہم سب کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے، اور ہمارے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے لیے صدقۂ جاریہ بنائے، اور ہمیں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہماری دعاؤں میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے اثر ڈال دے، دعا پڑھنے کے بجائے عاشقانہ طریقے سے دعا مانگنے کی توفیق حضرت والا کی دعاؤں کے اس مجموعے کے ذریعے نصیب فرمائے۔ اور ہماری دعاؤں کو محض اپنے فضل و کرم سے قبول و منظور فرمائے، آمین۔

راقم

یکے از خدّام

عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نقشِ قدم نبی ﷺ کے ہیں جنّت کے راستے
اللہ جل جلالہ سے ملاتے ہیں سُنّت کے راستے

آدابِ دعا

۱) دعامانگنے والا یقینِ کامل کے ساتھ دعا کرے۔(مشکوٰۃ)
۲) دعا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنی چاہیے۔(طبرانی)
۳) باوضو قبلہ رُخ بیٹھ کر دعا کرنی چاہیے۔(مشکوٰۃ)
۴) چھوٹی سی چھوٹی چیز کی بھی دعا اللہ سے کرنی چاہیے۔(ترمذی)
۵) دعامانگنے والے کا کھانا، پینا اور لباس حلال ہونا چاہیے۔(مشکوٰۃ)
۶) دعامیں اپنے گناہوں کا اعتراف بھی کرنا چاہیے۔(صِحَاح سِتَّہ)
۷) اپنے کو مقدم کر کے تمام مسلمانوں کے لیے دعامانگنی چاہیے۔(صحاح ستہ)
۸) باربار(کم از کم تین مرتبہ)ایک دعا کو مانگے۔(مسلم شریف، حدیثِ عائشہ رضی اللہ عنہا)
۹) شروع اور آخر میں درود شریف پڑھنا چاہیے۔(طبرانی)
۱۰) گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہیں کرنی چاہیے۔(مسلم شریف)
۱۱) ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کرنی چاہیے اور ہاتھ سینے تک اٹھانے چاہئیں۔(ابوداؤد)
۱۲)دعا کے آخر میں ”آمین“ کہنا چاہیے، اور ہاتھوں کو منہ پر پھیر لینا چاہیے۔(ابوداؤد)
۱۳)دعا پڑھنے کے بجائے دل کی گہرائی اور ذوق سے دعامانگنی چاہیے۔

حیا آتی ہے تیرے سامنے میں کس طرح آؤں
نہ آؤں تو دلِ مضطر کو لے کر پھر کہاں جاؤں

(حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

کریم کی تعریف

دنیا میں کوئی آدمی کسی کے سامنے اپنی ضرورت کو پیش کرنے سے پہلے اس کی شان، صفات، خصلت کو معلوم کرتا ہے، اسی طرح ہمارے پیارے مرشد و شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے بارہا اللہ تعالیٰ کی صفتِ "کریم" کی تعریف و مفہوم کو دلنشین انداز سے بیان فرمایا (جو درج ذیل ہے) تاکہ جو بھی دعا مانگنے والا ہو وہ باری تعالیٰ کی شانِ کریمی کے مفہوم کو جب سمجھ لے گا تو وہ نااُمید نہیں ہوگا۔

اللہ کا ایک نام کریم ہے اور کریم کی تین تعریف بیان کرتا ہوں:

۱۔ اَیْ مُتَفَضِّلٌ بِدُوْنِ الْاِسْتِحْقَاقِ حق نہیں بنتا ہے پھر بھی مہربانی کرنے والا۔

۲۔ اَیْ مُتَفَضِّلٌ بِلَا مَسْئَلَةٍ وَّلَا وَسِیْلَةٍ بغیر سوال اور بغیر وسیلہ کے دینے والا۔

۳۔ اَیْ مُتَفَضِّلٌ فَوْقَ مَا یَتَمَنّٰی بِهِ الْعِبَادُ[۸] جتنا انسان تمنّا کرے اس سے زیادہ عطا کرنے والا۔

عفو، عافیت اور معافات کی حقیقت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ دنیا میں کون سی نعمت سب سے بڑی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عافیت"۔ اب "عافیت" اور "معافی" اور "عفو" ان اصطلاحات کی صحیح تعریف و مفہوم ہر ایک آدمی کو معلوم نہیں ہے۔ چناں چہ حضرت والا کی شانِ شفقت ہے کہ ہم جیسے ناقصوں پر کرم فرماتے ہوئے اپنے بیان و دعا سے قبل اس قسم کے کلمات کی تشریح کرتے ہیں:

تین باتیں مانگی گئی ہیں عفو اور عافیت اور معافات۔ عفو کے معنیٰ ہیں اللہ! ہمارے گناہوں کو معاف کردے اور ان پر ستاری کا پردہ ڈال دے۔ ملّا علی قاری لکھتے ہیں کہ عفو کے معنیٰ ہیں: مَحْوُ الذُّنُوْبِ وَسِتْرُ الْعُیُوْبِ اور عافیت کے معنیٰ ہیں:

۸؎ مرقاۃ المفاتیح: ۳/۲۱۲، باب التطوع، المکتبۃ الامدادیۃ، ملتان

اَلسَّلَامَةُ فِی الدِّیْنِ مِنَ الْفِتْنَةِ ہمارے دین کو سلامت رکھیے تمام گناہوں سے اور ہر فتنے سے،وَالسَّلَامَةُ فِی الْبَدَنِ اور ہمارے بدن میں سلامتی نازل کیجیے مِنْ سَیِّئِی الْأَسْقَامِ وَالْمِحْنَةِ یعنی بُری بُری بیماریوں سے اور سخت تکلیفوں سے۔ دین میں سلامتی عطا فرما، گناہوں سے حفاظت فرما۔ اور یااللہ! بُری بیماریوں سے بچا۔ نزلہ، زکام اور حرارت مراد نہیں ہے، مراد کینسر ہے، گردے کی پتھری ہے، بلڈ کینسر ہے، اور خطرناک بیماریاں۔ اور معافات کے معنیٰ ہیں: أَنْ یُّعَافِیَكَ اللّٰهُ مِنَ النَّاسِ وَیُعَافِیَهُمْ مِّنْكَ[۸] کہ اللہ تعالیٰ! مخلوق کو بچائے ہمارے شر سے اور مخلوق کے شر سے ہم کو۔

دعا کی قبولیت کے لیے کلمات

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے مفسرِ کبیر علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر روح المعانی کے حوالے سے دعا کی قبولیت کے لیے اسمِ اعظم اور اس کی عام فہم تشریح کی ہے:

تفسیر روح المعانی میں ہے اگر اپنی دعا قبول کرانا چاہتے ہو تو یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ تین دفعہ پڑھ لو، کیوں کہ اس میں اسمِ اعظم ہے اور یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ کے معنیٰ بھی کم لوگ بتا سکیں گے۔ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ کے معنیٰ ہیں: ذُوالْاِسْتِغْنَاءِ الْمُطْلَقِ وَالْفَضْلِ الْعَامِّ[۹] انسانوں میں بعض لوگ مستغنی تو ہیں مگر ان کا فیض عام نہیں ہے۔ مگر اللہ نے فرمایا میں مستغنی ہوں، تم سے بے نیاز ہوں مگر سارے عالم کا خیال رکھتا ہوں، میرا فضل عام ہے۔ بس اللہ تعالیٰ کا کرم ہے، آمین۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی ایک دعا

حضرت یوسف علیہ السلام جب حضرت یعقوب علیہ السلام کو مل گئے تو آپ نے

---

۹ مرقاۃ المفاتیح: ۵/۳۹۶، باب جامع الدعاء، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

۱۰ روح المعانی: ۲۷/۱۰۹، الرحمٰن (۲۷)، دار احیاء التراث، بیروت

بھائیوں کو معاف فرما دیا اور فرمایا:

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ [۱۰]

یعنی آج تم پر کوئی الزام نہیں۔ لیکن بھائیوں کو فکر ہوئی کہ بھائی یوسف علیہ السلام نے تو معاف کر دیا لیکن خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ معاف کریں۔ تو انہوں نے اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ سے ہماری معافی کرا دیجیے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان کی معافی کے لیے اللہ تعالیٰ سے بارہ سال دعا کی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے لیے وہ دعا لے کر آئے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کو معاف کیا جنھوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالا تھا۔ وہ دعا حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل ہمیں حاصل ہو رہی ہے، ملاحظہ فرمائیے:

يَارَجَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَاتَقْطَعْ رَجَائَنَا اے ایمان والوں کی آخری اُمید! ہماری اُمیدوں کو منقطع نہ کیجیے يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنَا اے فریادیوں کے فریاد رسی کرنے والے! ہماری فریاد رسی فرما، وَيَامُعِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِنَّا اے مومنوں کے مدد گار! ہماری مدد فرما، وَيَامُحِبَّ التَّوَّابِيْنَ تُبْ عَلَيْنَا [۱۱] اے توبہ کرنے والوں کو محبوب رکھنے والے! ہماری توبہ کو قبول فرما، آمین۔

اے میرے پیارے ربّا! تجھے اپنی شانِ کریمی کا واسطہ

دنیا میں جب کسی چھوٹے بچے کو اپنے والد سے کسی چیز کی ضرورت ہو تو وہ انتہائی پیار و محبت سے مانگتا ہے کہ ابّا کے دل میں شفقتِ پدری جوش میں آجاتی ہے۔ اور جو تمام ابّاؤں کا ربّا ہے اور جو تمام والدین کے دل میں محبت کا ذرّہ دینے والی ذات ہے اس ذات سے کس قدر مسکنت سے مانگنا چاہیے؟ اس کو پیارے مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مخصوص کلمات سے ہماری تربیت و تعلیم کے لیے مانگ کر دکھایا ہے:

---

[۱۰] یوسف: ۹۲

[۱۱] روح المعانی: ۵۶/۱۳، یوسف (۹۹)، دار احیاء التراث، بیروت

اے اللہ! مولانا رومی نے آپ کی شان میں فرمایا ہے ؎

اے ز توکس گشتہ جانِ ناکساں
دست فضل تست در جانہا رساں

اے اللہ ! بہت سے نالائق بندے آپ کے کرم اور مہربانی و رحمت سے لائق بن گئے، کتنے گناہ گار آپ کی رحمت سے ولی اللہ ہوگئے۔ہماری نالائقیوں پر رحم فرمایئے اور توبہ کی توفیق عطا فرمایئے اور ہم سب کو اللہ والی زندگی اور اپنے دوستوں کی حیات نصیب فرمایئے۔

ہم نالائق ہیں لیکن آپ تو لائق ہیں، اپنے کرم سے ہم نالائقوں پر مہربانی فرما دیجیے۔ آپ کریم ہیں یَا مُتَفَضِّلُ بِدُوْنِ الْأِسْتِحْقَاقِ وَالْمِنَّةِ آپ مہربانی کردیجیے بغیر استحقاق کے، کیوں کہ ہمارا حق نہیں بنتا، لیکن باوجود نالائقیوں کے آپ مہربانی فرما دیجیے۔ آپ کریم ہیں یَا مُتَفَضِّلُ بِلَا مَسْئَلَةٍ وَلَا وَسِیْلَةٍ ہم نے جن نعمتوں کا سوال نہیں کیا اور نہ ہمارے پاس اس کا وسیلہ ہے آپ اس کو بھی عطا فرما دیجیے۔ یَا مُتَفَضِّلُ فَوْقَ مَا یَتَمَنّٰی بِهِ الْعِبَادُ یا اللہ! ہماری تمناؤں سے زیادہ ہم سب کو عطا فرما دیجیے۔

اے خدا! آپ کا آفتاب اور سورج جو دنیا کے آسمان پر چمک رہا ہے یہ جنگل میں گائے، بھینس کے گوبر پر اور لید اور نجس گندگی پر اثر ڈالتا ہے، اپنی شعاعیں نہیں ہٹاتا کہ تم جیسے خبیث اور لید اور پائخانہ اور گوبر پر میں اپنی پاک شعاعیں کیوں ڈالوں؟ تو اے اللہ! آپ کی رحمت کے آفتاب کا کیا ٹھکانہ ہے! اگر آپ اپنی ایک شعاعِ رحمت ہم نالائقوں پر ڈال دیں تو ہماری نجاستیں پاکی سے اور ہمارے اخلاقِ رذیلہ اخلاقِ حمیدہ سے بدل جائیں گے۔

آپ کا نام بہت بڑا نام ہے، جتنا بڑا آپ کا نام ہے اتنا ہم پر رحم فرما دیجیے۔ ہمارا منہ چھوٹا ہے شرم بھی آتی ہے، لیکن اگر ہم آپ سے نہ مانگیں تو ہم کس سے مانگیں، اس لیے کہ آپ کریم ہیں، اور آپ کی رحمت سے ہم فریاد کرتے ہیں کہ ہم نا اہلوں پر فضل کر

دیجیے۔ اور نیکو کاروں کے بھی آپ رب ہیں اور گناہ گاروں کے بھی آپ رب ہیں۔

اے اللہ! ہم اپنی پستی اور اپنی کمتری اور اپنی غلامی کی ذلتوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی نالائقیوں، کوتاہیوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے آپ کے کرم اور آپ کے لائق ہونے کا یقین رکھتے ہیں کہ آپ کریم ہیں۔ کریم کی تعریف ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ کریم وہ ہے جو نالائقوں پر فضل کر دے، ہم آپ کے کریم ہونے کے واسطے سے بھیک مانگتے ہیں کہ آپ ہم سب کو ہماری نالائقیوں کے باوجود اپنے اولیائے صدیقین کا مقام نصیب فرما دیجیے، اور ہماری جانوں کو جذب فرما لیجیے، اور اپنے تمام انعامات کے خزانے جلد سے جلد برسا دیجیے، کیوں کہ ہمارے دن قریب ہوتے جا رہے ہیں، اتنا پہلے خزانے برسا دیجیے تاکہ ہم آپ کی نعمتوں کا شکر ادا کریں۔ یا اللہ! ہم آپ کی نعمتوں کی شکر گزاری کے ساتھ آپ کے پاس آئے ہیں آپ ہم سب سے راضی ہو جائیں، اپنی ناراضگی ہم سب سے اٹھا لیجیے، اور اپنی رحمت سے اپنی رضا کی حیات نصیب فرما دیجیے۔ ناراضگی کی زندگی سے ہم سب کو نجات عطا فرما دیجیے، آمین۔

دنیا و آخرت سنوار دے!

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علامہ آلوسی اپنی مشہور تفسیر روح المعانی میں وَمَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ [۱۲] کی تفسیر فرماتے ہیں کہ دنیا متاع غرور یعنی دھوکے کی پونجی کب ہے؟ اِنْ اَلْهَتْكَ عَنِ الْاٰخِرَةِ اگر دنیا آخرت سے غافل کر دے وَاِنْ جَعَلْتَ الدُّنْیَا وَسِیْلَةً لِّلْاٰخِرَةِ وَذَرِیْعَةً لَّهَا فَهِیَ نِعْمَ الْمَتَاعُ [۱۳] اور اگر تم دنیا کو آخرت کا وسیلہ اور ذریعہ بنا لو تو یہ دنیا بہترین پونجی ہے۔ چناں چہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات اور دعاؤں میں ایسی دنیا کو مانگا گیا ہے جو آخرت کے لیے مضر نہ ہو اور آخرت کی کامیابی کے حصول کا ذریعہ ہو، اور جو دنیا آخرت کی تباہی کا ذریعہ ہو اس سے پناہ مانگی ہے:

یا اللہ! دنیائے فانی سے ہمارے دل کو اچاٹ کر دے، اور اپنی محبت کو غالب کر دے،

---

[۱۲] الحدید: ۲۰

[۱۳] روح المعانی: ۱۸۵/۲۷، الحدید (۲۰)، دار احیاء التراث، بیروت

اور ہماری دنیا بھی راحت والی اور عافیت والی بنادے، اور آخرت بھی راحت وعافیت والی بنادے۔ جب اہلِ دنیا کی آنکھیں ان کی دنیا سے ٹھنڈی ہوں تو ہم سب کی آنکھیں اپنی عبادت سے ٹھنڈی فرما، اور ہم کو ضرورت سے زیادہ راحت کی دنیا عطا کردے کیوں کہ ہم کمزور ہیں، اللہ! ہم زیادہ مجاہدے اور مشقتیں نہیں برداشت کر سکتے اس لیے ہم سب کو عافیت کی، راحت کی دنیا بھی عطا فرمادے کہ ہم کسی کے محتاج نہ ہوں اپنا ہی محتاج فرما۔ یااللہ! دنیا بھی اتنی دے دے کہ کوئی ہمیں حقیر نہ سمجھے۔ اے اللہ! ہم سب کو سلامتیٔ اعضا اور سلامتیٔ ایمان سے زندہ رکھیے۔ گردہ میں پتھری، کینسر، فالج، لقوہ، تصادم ایکسیڈنٹ، جملہ خطرناک حالات، امراض اور فتنوں سے بچا کر رکھیے۔ سلامتیٔ اعضا اور سلامتیٔ ایمان سے زندہ رکھیے، سلامتیٔ اعضا اور سلامتیٔ ایمان سے اُٹھائیے، عافیتِ دارین نصیب فرمائیے، صحت اور عمر میں برکت عطا فرمائیے۔ یہ دعا ہم سب کے لیے اور ہر مومن کے لیے قبول فرمالیجیے۔

دونوں جہاں کا دُکھڑا اختؔر تو رو چکا ہے
اب اس پہ فضل کرنا یارب ہے کام تیرا

ہماری دنیا بھی بنادیجیے کہ وہ پردیس ہے اور آخرت بھی بنادیجیے کہ وہ ہمارا وطن ہے۔ اے اللہ! آپ ہمارے دونوں جہانوں کے مالک ہیں، دُنیا کے بھی اور آخرت کے بھی، آپ ہمارے دونوں جہاں سنوار دیجیے۔ یااللہ! ابّا اپنے بچّوں کو پردیس میں بھی آرام سے رکھنے کی کوشش کرتا ہے، اور وطن میں ان کے لیے مکان اور بلڈنگ بنانے کی فکر کرتا ہے۔ آپ تو ہمارے ربّا ہیں، ہمیں پردیس میں آپ نے بھیجا ہے، آپ ہماری دُنیا بھی بنادیجیے کہ ہم آرام سے رہیں۔ آپ کو خوب یاد کریں، اور آپ کی نافرمانی سے بچیں۔

اے خالقِ حیات! آپ نے ہمیں زندگی عطا فرمائی اگر آپ کا فیصلہ نہ ہوتا تو ہم زندہ نہ ہوتے، اس لیے ہم اپنی حیات کے خالق سے رجوع کررہے ہیں کہ آپ نے ہمیں پیدا کیا آپ ہماری زندگی کو اللہ والی زندگی بنادیجیے۔ ہر لمحۂ حیات کو، ہماری ہر سانس کو اپنی مرضی

کے مطابق گزارنے کی توفیق عطا فرما کر، ہماری زندگی کی ہر سانس کو ہفتِ اقلیم کی سلطنت سے افضل بنادیجیے، اور ہماری کوئی سانس آپ کی نافرمانی میں نہ گزرے، ہم اس کی فریاد کرتے ہیں اوراس کے اسباب ووسائل اختیار کرنے کی توفیق مانگتے ہیں۔ وسائل، یعنی اہل اللہ کی صحبت، اپنی اصلاح ونفس کی فکر اور آپ اپنانام لینے کی توفیق اور آپ اپنے دوستوں کو جو کچھ بھی عطا کرتے ہیں ہم سب کو اپنی رحمت سے کریم ہونے کے صدقے میں عطا فرمایئے۔

یااللہ! دنیا تو پردیس ہے، یہاں تو چند دن رہنا ہے۔ ہم یہاں عیش والے بن گئے اور مرنے کے بعد قبر ودوزخ کی زندگی ہم نے بھلادی۔ یہاں کا عیش سب بے کار ہے اس لیے میرے مالک! ہماری پردیس کی زندگی کو بھی آرام والی، عزّت والی بنایئے اوراس سے زیادہ ہماری وطنِ آخرت کی زندگی کو عزّت وراحت والی بنایئے۔ جن اعمال سے یہ چیزیں ملتی ہیں ان کی توفیق دیجیے اور ہمیں نفس کی غلامی سے چھڑا کر، شیطان کی غلامی سے چھڑا کر، یااللہ! اپنی غلامی اوراپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی غلامی نصیب فرمادیجیے۔

اے اللہ! ہماراوطن یعنی جنّت بنادیں اورایمان پر خاتمہ کرکے، قیامت کے دن بے حساب بخشش فرماکر ہم کو بھی، ہماری ماؤں، بہنوں، بیٹیوں سب کو جنّت میں داخل فرمادے۔

اپنے پیار کے قابل بنادے!

اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباعِ کامل پر موقوف فرمایا، اور اتباعِ سنت کا مطلب اپنی صورت وسیرت، ظاہر وباطن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ بنانا۔ اوراللہ تعالیٰ کی رضا اور اتباعِ سنت کی توفیق اللہ تعالیٰ سے مانگے بغیر نہیں ملتی، چناں چہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے الہامی الفاظ میں اس دعا کو اس طرح مانگا ہے:

یااللہ! ہماری صورت و سیرت کو اپنے پیار کے قابل بنادے، سوفیصد ہمّت دے دے

اور روڑے ہٹا دے، اور ہمارے گرد وپیش کو، ہمارے ماحول کو تقویٰ ساز بنادے کہ تقویٰ آسان ہو جائے، آمین۔

اے اللہ ! ہم سب کو مجسم اپنا مقبول اور پیارا بنالیجیے، اوراپنے پیار کے اعمال بھی دے دیجیے، اورپیار کی صورت بھی دے دیجیے، اورپیار کی سیرت بھی دے دیجیے، اوراپنے پیار کے قابل تقویٰ بھی دے دیجیے، اور تمام گناہوں کو چھوڑنے کی ہمّتِ مردانہ بھی عطا فرمادیجیے، قلب کو طہارت دے دیجیے، قالب کو حفاظت دے دیجیے۔ آپ کی رحمت اورآپ کے دستِ کرم کا انتظار ہے۔

غالبی بر جاذباں اے مشتری
شاید ردرماندگاں را واخری

اے میرے خریدار! آپ گناہوں کی طرف کھینچنے والی تمام قوّتوں پر غالب ہیں۔ گناہوں کے معاملے میں ہم عاجزومغلوب ہورہے ہیں۔ آپ اپنے کرم سے ہم کو خرید لیجیے اور ہمیں ہمارے دست وبازو کے حوالے نہ کیجیے، ہمارے دست وبازو سے ہمیں کھینچ لیجیے، اوراپنی رحمت سے توفیق وہمّت دے دیجیے۔ مرتے دم تک ایک گناہ بھی ہم سے نہ ہو، اوراگر کبھی خطا ہو جائے تو توفیقِ توبہ سے ہمیں اِس طرح پاک کیجیے اوراس طرح پیار کیجیے جیسے ماں چھوٹے بچے کو پاخانہ کرنے کے بعد دُھلا دیتی ہے اور پھر کپڑے بدل کر اسے پیار بھی کرتی ہے۔ آپ ہمیں توفیقِ توبہ دے کر اپنے آبِ رحمت میں نہلا دیجیے، اور ہمارے لباسِ فاسقانہ کو لباسِ تقویٰ سے تبدیل کر دیجیے اور پھر آپ ہمارا پیار بھی لے لیجیے۔

سارے عالم میں اپنے عاشقوں کا ساتھ نصیب فرما!

قرآن وحدیث میں تقویٰ وطہارت وخشیتِ الٰہیہ اور گناہوں سے احتیاط کے لیے صحبتِ صالحین اور عاشقانِ خدا کی صحبت کی ترغیب کثرت سے آئی ہے۔ اس لیے اگر کسی کو صحبتِ صالحین کی نعمت مل گئی تو گویا کہ اس کو بہت بڑی دولت مل گئی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت والا

رحمۃ اللہ علیہ نے اس نعمتِ عظمیٰ کو اپنی دعا میں مانگا ہے:

میری زبان میں اور میرے دِل میں اور میرے جسم میں اور میرے دردِ دل میں اور زبان ترجمانِ دردِ دل میں اور طاقت و توانائی میں اللہ تعالیٰ! بہت ہی برکت دے دے۔ اے خدا! عالَم میں زمین کا کوئی ایک میٹر کا ٹکڑا نہ باقی رہے، جہاں آپ کے عاشقوں کا ایک گروہ اختر کے ساتھ ہو، اوراس گروہِ عاشقان کی صحبتوں کے ساتھ مجھے پھرا پھرا کے آپ کی عطا کردہ دردِ دل کی بھیک سارے عالم میں نشر ہو۔

اللہ تعالیٰ! سارے عالم میں مجھے گروہِ عاشقاں عطا فرمائے اور اس گروہِ عاشقاں کے ساتھ سارے عالم میں اختر سفر مانگتا ہے، تاکہ اللہ کی رحمت اور اللہ کی مغفرت، اللہ کی عظمت اور اللہ کی تجلیات کے گیت گاتے ہوئے اختر سارے عالم کو ثابت کردے کہ اللہ کے نام میں جو مزہ ہے دنیا میں کہیں نہیں پاؤ گے۔ وہ بے مثل ہے اس کا مزہ بھی بے مثل ہے ؎

وہ شاہِ دو جہاں جس دل میں آئے

مزے دونوں جہاں سے بڑھ کے پائے

اللہ! آپ کے عشّاق شرق و غرب، شمال و جنوب زمین کے جس حصے میں پوشیدہ ہوں، اے خدا! ان کو پہچاننے کی مجھے بصیرت عطا فرما، ہم سب کے لیے ان کی لقاء اورالتقاء کو مقدر فرمادے۔ یااللہ! ہم اپنی نادانی سے ان سے نہ بھی ملیں تو آپ ان کو ہم پر کریم فرماکر ان کی ملاقات ہمارے لیے مقدر فرمااور ان کی صحبتوں سے ہم کو ؎

آہن کہ بپارس آشنا شد

فی الفور بصورتِ طلاء شد

کا مصداق بنا۔ جیسے لوہا پارس پتھر سے مل کر سونا بن جاتا ہے ہماری ایسے عاشقوں سے ملاقات کرادے جن کے دلوں سے ہمارے دل مل کر سونا بن جائیں، یعنی اے اللہ! آپ کے عاشق اور دیوانے ہو جائیں اور متقی ہو جائیں اور ہم سب کو اپنے اسلاف کے طرزِ عمل پر کردے۔ یااللہ! ہمیں اولیاء کے اخلاق واعمال عطا کردے، ان کا جیسا دل عطا کردے، آمین۔

اپنا باوفا بنادے اے میرے مولیٰ!

اپنے محسن سے بے وفائی اور اس کی نافرمانی کرنا فطرتِ انسانیہ کے خلاف ہے۔ اور حق تعالیٰ کی ذات سب سے زیادہ انسان کی محسن اور مشفق ہے۔ لہٰذا اس ذات کی نافرمانی اور احکاماتِ خداوندی کی مخالفت کس قدر سنگین جرم اور بے وفائی ہے! چناں چہ محسنِ حقیقی کی فرماں برداری اور وفاداری کو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے اردو عربی دعاؤں میں نہایت دردِ دل سے مانگا ہے:

اللہ تعالیٰ مسافر کی دعا کورد نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ! ہم سب کو اللہ والا بنا دے، اور تقویٰ والی زندگی عطا فرما، اور غیر اللہ سے ہمارے قلب وجان کو پاک کر دے اور اے خدا! ہم سب کو سو فیصد وفادار بنادے، بے وفائی کے کمینے پن سے ہماری جانوں کو پاک فرما۔

اے اللہ! ہم آپ کو ناخوش کر کے جس وقت حرام خوشیاں درآمد کرتے ہیں ہمارے کمینے پن کی کوئی انتہا نہیں ہوتی، کچھ تو حیا وشرم اور خوف ہم سب کو اتنا نصیب فرما دیجیے کہ وہ خوف آپ کے اور آپ کی نافرمانیوں کے درمیان میں حائل ہو جائے۔

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ
اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَطَايَانَا كَمَا بَاعَدْتَّ
بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ[۱۴]

اے اللہ! مجھ میں اور گناہوں میں اتنا فاصلہ فرما جتنا مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہے، آمین۔

گناہوں کی عادت چھڑا اور معافی عطا فرما!

یا اللہ! هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ[۱۵] کے تحت ہم سب آپ سے رحمتِ جذب کی فریاد کرتے ہیں اور اُس رحمت کی درخواست کرتے ہیں جس سے گناہ چھوڑنے کی توفیق عطا

---

۱۴ صحیح البخاری: ۱/۱۰۳ (۷۴۹)، باب ما یقرأ بعد التکبیر، المکتبة المظهرية
۱۵ اٰل عمرٰن: ۳۸

ہوتی ہے اور اس رحمت کی درخواست کرتے ہیں جس سے بدبختی اور شقاوت سے نجات ملتی ہے۔

خدائے تعالیٰ! ہم میں سے جس کو جو گناہ کا کینسر ہو، بدنظری، لڑکوں سے عشق بازی، لڑکیوں سے، ٹیڈیوں سے تاک جھانک کرنا، جھوٹ بولنا، ٹیلی وژن کے پروگرام دیکھنا، وی سی آر، ننگی فلمیں، ویڈیو، غرض تمام جتنے بھی یااللہ! آپ کے غضب اور قہر کے اعمال ہیں ہم سب کو، ہمارے گھر والوں کو اس سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔ خواتین کو برقعہ پہننے کی توفیق عطا فرما۔ یااللہ! ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جی خوش کریں اور اپنی حرام خوشیوں سے توبہ کرلیں۔

یا اللہ! جن لوگوں نے داڑھی ابھی نہیں رکھی ان کو رکھنے کی توفیق عطا کردے، اور ایسی محبت دے دے جو بے تابانہ ہو کر تیرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جیسی شکل بنالے اور قیامت کے دن اے خدا! جب یہ حاضر ہوں تو تیرے حضور میں یہ شعر پیش کردیں ؎

ترے محبوب کی یارب شباہت لے کے آیا ہوں
حقیقت اس کو تو کردے میں صورت لے کے آیا ہوں

نفس و شیطان کی غلامی سے چھڑا کر اے اللہ! سو فیصد اپنی غلامی اور فرماں برداری کی حیاتِ طیّبہ نصیب فرمادیجیے۔

ہم سب کو اپنی راہ کا ایسا مرد بنادے، ایسے رجال بنادے جس کو تو نے قرآن میں نازل فرمایا ہے: رِجَالٌ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ[۱۶] اللہ! ہم سب کو اپنے راستے کا مرد بنادے۔ گناہ چھوڑنے میں ہمتِ مردانہ عطا فرمادے۔

اے خدا! گناہوں کو چھوڑنا نہ صرف یہ کہ آسان، بلکہ لذیذ فرمادیجیے۔ اور ہم سب کو اللہ والی حیات نصیب فرمادیجیے۔ اے خدا! گناہوں کو چھوڑ کر ہم ایک شکر نہیں کروڑ

---

[۱۶] النور: ۳۷

کروڑ شکر ادا کریں۔ جس گناہ سے آپ ہمیں نجات عطا فرما دیں تو اے خدا! ہم اس عنوان سے شکر ادا کریں گے کہ اگر ساری دنیا کے ذرّے ذرّے زبان بن جائیں، ساری کائنات کے ہر ذرّے کی زبان سے اے اللہ! ہم آپ کا شکر ادا کریں تو ایک گناہ سے نجات کا شکریہ ہم ادا نہیں کر سکتے، اس لیے سارے گناہوں کو چھوڑ دینے کی توفیق عطا فرما دیجیے۔

اگر کہیں خطا بھی ہو جائے بشریت کے طور پر تو استغفار و توبہ، اتنا رونا، اتنی آہ وزاری نصیب فرمائیے کہ آپ کے فضل اور آپ کی رحمت کے دریا میں جوش آجائے کہ اے میرے بندے! اب بس کر، بہت رو چکا، زیادہ روئے گا تو سر میں درد ہو جائے گا۔

اب کہیں پہنچے نہ تجھ سے ان کو غم
اے مرے اشکِ ندامت اب تو تھم

کی آواز آنے لگے اتنا زیادہ رونے کی توفیق ہو کہ اللہ! آپ کی رحمت کے دریا میں جوش آجائے، آمین۔

ماہِ ربیع الاوّل کی ایک دعا

اللہ تعالیٰ اس مبارک مہینے میں ہم کو تمام گناہ چھوڑنے کی ہمّت عطا فرمائیں تاکہ ہم سچّے عاشقِ رسول بن جائیں۔

اے اللہ! مجھ کو ہمّت اور حوصلہ عطا فرما، اور میرے دوستوں کو بھی حوصلہ عطا فرما۔ جانوروں اور سوّروں اور کتّوں کی سی زندگی سے نجات عطا فرما کر اللہ والی حیات ہم سب کو عطا فرما۔

اے اللہ! جلد وہ لمحہ عطا فرما، وہ گھڑی ہمیں عطا فرما کہ ہماری زندگی سو فیصد نفس و شیطان کی غلامی سے نکل کر اے اللہ! آپ کی اور آپ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آجائے۔ اے اللہ! آپ کی بندگی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا طوق ہماری گردن میں ڈال دے تاکہ سر سے پیر تک ہم آپ کے ہو جائیں۔

حقوق میں کمی کو معاف فرما!

دنیا میں حقوق کی دو قسمیں ہیں:

۱) حقوق اللہ یعنی اللہ کے حقوق۔ اور ۲) حقوق العباد یعنی بندوں کے حقوق۔

اللہ تعالیٰ اپنے حقوق کو تو معاف کر دیتے ہیں مگر بندوں کے حقوق جب تک صاحبِ حق معاف نہ کرے معاف نہیں فرماتے۔ لہٰذا حقوق میں کمی اور حق تلفی ہوئی ہو تو اس کی تلافی کے لیے مختصر اور آسان دعا حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے مانگ کر ہمیں سکھلائی ہے:

یا اللہ! ہم نے آپ کی مخلوق میں کسی پر بھی ظلم کیا ہو، ایک چیونٹی بھی ہم سے کُچل گئی ہو ہماری نالائقی اور غفلت سے، یا بیویوں کو ہم نے ستایا ہو، یا خاندان والوں کو، یا ماں باپ کو ناراض کیا ہو تو ہم کو تلافی کی توفیق عطا فرما۔ ان سے معافی مانگنے کے لیے رجوع ہونے کی توفیق عطا فرما۔ اپنی مخلوق کے معاملے میں ہمارے کفیل ہو جایئے۔ قیامت کے دن ان سے معافی دلانے کے لیے کفالت قبول فرمایئے۔ اور جو زندہ ہیں ان کے حقوق ادا کرنے کی اور ان سے معافی مانگنے کی توفیق عطا فرمایئے۔ ہم سب کو اپنے حقوق میں بھی معاف کر دیجیے، اور اپنی مخلوق کے حقوق میں بھی معاف کر دیجیے۔

اور آپ کے حق میں ہم سے جو نالائقیاں ہوئیں، نماز روزہ وغیرہ تو آپ تو ہماری عبادتوں سے بے نیاز ہیں، آپ ہم کو معاف کر دیجیے، اور جو قضا ہے نماز کی، زکوٰۃ کی، حج کی قضاؤں کے ادا کرنے کی ہمّت و توفیق دے دیجیے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَتَکَفَّلْ بِرِضَا خُصُوْمِنَا

اے اللہ! ہمارے گناہوں کو معاف فرما، اور ہمارے فریقوں کو جن کا حق رہ گیا ہم سے، اور ہم ادا نہیں کر سکتے، اب مجبوری ہے، پیسہ ہی نہیں ہے یا وہ مر گئے انتقال کر گئے یا ان سے ملنا مشکل ہے، تو اللہ تعالیٰ اپنی اس مخلوق کو جس پر ہم سے زیادتی ہوئی آپ قیامت کے دن ہماری تینوں قُلْ کا ثواب دے کر قیامت کے دن ان سب کو بھی راضی کر دینا، راضی نامہ کرا دینے کی کفالت قبول کر لیجیے، آمین۔

فرائض کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرما!

اللہ تعالیٰ کے حقوق و فرائض کی ادائیگی میں اگر کمی کوتاہی ہوگئی اور وہ ذمہ میں باقی رہ گئیں تو اِس کو قضا کرنا ضروری ہے۔ اس لیے قضا کی ادائیگی کی توفیق کے لیے اللہ تعالیٰ سے کیا دعا مانگنی چاہیے ؟ اس کو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے ہماری تربیت کے لیے اللہ تعالیٰ سے مانگ کر ہمیں سکھلا دیا:

یا اللہ ! جن کے ذمہ نمازیں قضا ہیں، ان کو قضائے عمری کی توفیق عطا فرما دیجیے، جن کے ذمہ روزے قضا ہیں، ان کو ہفتہ میں کم سے کم دو دن پیر، جمعرات کو روزے کی قضا کی نیت سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرما دیجیے، اور اگر قضائیں پوری ہونے سے پہلے پہلے ان کا وقت آجائے تو اے اللہ ! ان کی نیت کی برکت سے آپ ان کو اپنی رحمت سے معاف کر دیجیے ، اپنی رحمت کا معاملہ فرما کر درگزر فرما دیجیے۔ جس کے ذمہ جو بھی فرائض ہیں سب کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائیے، آمین۔

حج مبرور نصیب فرما!

اسلام کے بنیادی ارکان پانچ ہیں۔ جن میں سے ایک رکن بیت اللہ شریف کا حج ہے۔ جس کی اہمیت و حکم قرآن پاک اور احادیثِ شریفہ میں متعدد بار آیا ہے۔ چناں چہ حج کی توفیق ملنے کے لیے ، حج کا ارادہ کرنے والوں کے لیے ،حج کے تمام مراحل اور اُمور آسان ہونے کے لیے ،اور مزید یہ کہ حجِ مبرور نصیب ہونے کے لیے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی زبانِ مبارک کی یہ مبارک دعا ان شاء اللہ تعالیٰ مقبول ہوگی:

جو لوگ حج کے لیے جانا چاہتے ہیں یا اللہ ! جس کے لیے آپ نے اس طرح سے اعلان فرمایا کہ ”اللہ کا حق ہے لوگوں پر کہ وہ اللہ کے گھر کی زیارت کریں، اور جو استغنا کرے گا، اور انکار کرے گا تو اللہ تعالیٰ لوگوں سے بے نیاز اور مستغنی ہے۔“ دعا کیجیے کہ جن لوگوں نے حج کی درخواستیں دی ہیں اللہ تعالیٰ سب کو آسانی سے حج نصیب فرمائے۔ حجِ مقبول نصیب فرمائے ،مشکلات رفع ہو جائیں۔ جنہوں نے حکومت سے

اجازت مانگی ہے ان کو اجازت مل جائے۔ آرام اور عافیت کے ساتھ حجِ مبرور نصیب فرمائے، اور جنہوں نے سُستی یا مشغولی سے حج فرض ادا نہیں کیا ہے اور جن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ! اتنی سخت وعید فرمائی کہ ”جو سُستی کی وجہ سے حج نہ کرے وہ چاہے یہودی ہو کر مرے، چاہے نصرانی ہو کر مرے۔“ اتنی سخت وعید ہے۔ اے اللہ! جن پر حج فرض ہے ان کو اپنی رحمت سے جلد حج کرنے کی توفیق عطا فرمایئے، اور آسانی فرمایئے اور قبول فرمایئے۔ (وعظ نمبر ۰۴، علاج الغضب)

نافرمانی والے اعمال سے حفاظت فرما!

دورِ حاضر چوں کہ دورِ نبوی علیہ السلام سے دور ہوتا جارہا ہے۔ اور خیر وہدایت کے چراغ مدہم ہوتے جارہے ہیں اور گمراہی کے کیڑے اور جراثیم ہر طرف پھیلتے جارہے ہیں۔ اس طرح کے بھیانک معصیت کے ماحول میں گناہوں کے اندھیرے سے حفاظت کے لیے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت پیاری دعا مانگی ہے جس کو ہمارے پیارے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت پیار بھرے انداز میں نقل فرمایا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی اس دعا کو اپنے معمولات میں لانا چاہیے:

یا اللہ! اپنی محبت نصیب فرما، اور اپنے مقبول اور اللہ والوں کی محبت نصیب فرما، اور ان اعمال کی محبت نصیب فرما جن سے آپ خوش ہوتے ہیں، اور جن اعمال سے آپ ناراض ہوتے ہیں ہمارے قلب میں ان کی نفرت، کراہت نصیب فرمادے اور ہمیں اپنی حفاظت میں قبول فرمالیجیے۔ یا اللہ! جیسے ماں چھوٹے بچے کی حفاظت کرتی ہے، (بچہ) اپنی طاقت سے کھڑا ہونا چاہے تو کھڑا نہیں ہو سکتا مگر یہ کہ مٹی کھانے کا عادی ہو اور اگر کھالیتا ہے تو (ماں) ہاتھ ڈال کر اس کے حلق سے نکال لیتی ہے، اور اگر پیٹ میں داخل کرلیتا ہے تو ڈاکٹر سے دوا دلوا کر اس کو پیٹ سے نکلواتی ہے۔ اے خدا! ہم سب کی اسی طرح حفاظت فرما جیسے ماں اپنے چھوٹے بچے کی حفاظت کرتی ہے کہ کبھی نالی میں ہاتھ ڈال رہا ہے کبھی پاخانہ میں ہاتھ ڈال رہا ہے کبھی لیٹرین میں ہاتھ ڈال

رہا ہے۔ ہمارے نفس کا یہی حال ہے کہ ہم گندے گندے اعمال میں اپنے ہاتھ ڈالتے رہتے ہیں۔اَللّٰھُمَّ وَاقِیَۃً کَوَاقِیَۃِ الْوَلِیْدِ [۱۸] یا اللہ! اپنے نبی کی یہ دعا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کو ہم سب کے لیے قبول فرما کر ہم سب کی یا اللہ! ایسی حفاظت فرما جس طرح سے ماں اپنے چھوٹے بچوں کی حفاظت کرتی ہے۔

عشقِ مجازی سے نجات عطا فرما!

دنیا میں کوئی آدمی اپنی اچھی چیز کو گندے برتن میں رکھنا پسند نہیں کرتا۔ پس حق تعالیٰ شانہٗ جنھوں نے انسان کو اس ذوق کی بھیک دی ہے، وہ خود کیسے اس دل میں تجلی فرمائیں گے جو گلنے اور سڑنے والی لاشوں کے عشق سے بھرا ہوا ہو؟ لہٰذا حضرت فرماتے ہیں کہ دل کو غیر اللہ کی محبت اور لیلائے کائنات کے فانی عشق سے صاف کرنا پڑے گا، تاکہ مولائے کائنات اس دل میں جلوہ افروز ہوں۔ چناں چہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے اس مضمون کو بصورتِ دعا نہایت ہی جامع انداز میں پیش فرمایا ہے:

اے اللہ! اے خالقِ جنّت! اے خالقِ لیلائے کائنات! اے مولائے کائنات! ہمیں دنیا کی لیلائے کائنات سے بے نیاز فرما دیجیے۔ اپنے قرب کی تجلیات میں ہم کو مشغول فرما، اور ان مُردوں کے چکر سے ہم کو نجات دے، اور ہمارے دلوں کو غیر اللہ کی نجاستوں سے پاک فرما، اور ہم سب کو ذاکر، شاغل بنا دے۔

خوشگوار ازدواجی زندگی نصیب فرما!

آج کل دنیا کی محبت کی وجہ سے گھریلو اختلاف اور ناچاقیوں میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ لہٰذا گھریلو مسائل اور ازدواجی زندگی میں سکون واطمینان حاصل ہونے کے لیے حضرت والا نے بہت ہی عمدہ و پُر لطف دعا مانگی ہے:

اللہ تعالیٰ! ہم سب کو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنے کی توفیق عطا

---

۱۸ مجمعُ الزوائد: ۱۰/۲۹۰-۲۹۱ (۱۷۴۱۹)، باب الادعیۃ المأثورۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، دار الفکر۔ مسند ابی یعلیٰ: ۹/۳۹۶ (۵۵۲۷)

فرما، اور بیویوں کو بھی توفیق عطا فرما کہ اپنے شوہروں کو خوش رکھیں۔ اے اللہ! آپ اس (ہونے والے) نکاح میں برکت ڈال دیجیے، اولاد بھی نیک وصالح عطا فرمایئے اور دونوں میں خوب محبت سے گزارا ہو۔ کبھی کسی قسم کی نااتفاقی نہ پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ! انہیں آپس میں شِیر وشکر بنادے اور اس مسجد میں سُنّت کے مطابق جو نکاح ہوا ہے اللہ! اس کو قبول فرمائے۔ (حضرت والا نے سامعین سے فرمایا) دیکھو دوستو! ان کے (دُولہا کے) گلے میں کوئی ہار نہیں ہے، ہار وغیرہ سب رسومات ہیں، فضول رسمیں ہیں، پیسے کا ضیاع ہے۔ یہ ہارنے کا دن نہیں ہے، جیتنے کا دن ہے، جو ہار پہنتا ہے وہ گویا اپنے ہارنے کا سامان کر رہا ہے اور دیکھیے! پاجامہ بھی ٹخنوں سے اُوپر ہے، ماشاء اللہ۔

جن کی بیٹیوں کا رشتہ ابھی باقی ہے اللہ تعالیٰ! ان کا جلد سے جلد اچھا رشتہ لگادے، اور حُسن وخوبی سے اس کی تکمیل فرمادے۔ اور جن کی بیٹیاں بیاہ چکی ہیں، مگر شوہروں کے ظلم سے غم زدہ ہیں، اللہ! ان کے شوہروں کو نیک اور مہربان کردے، اور جن کی بیویاں ستارہی ہیں اللہ! ان کے شوہروں کو بھی مظلومیت سے عافیت نصیب فرما۔ جو بیویاں ظالم ہوں ان کو توفیق دے کہ اپنے شوہروں کو نہ ستائیں، انہیں اپنے شوہروں کی خدمت اور عزت کی توفیق عطا فرما۔ جس کو داماد ظالم ملا ہوا ہے، اس کو ظلم سے توبہ نصیب فرما کر مہربان کردے، اپنی رحمت سے شفقت کا معاملہ کرنے کی توفیق عطا فرما، آمین۔

اولاد اور اہلِ خانہ کے حق میں دعائیں

اپنی اولاد اور اہلِ خانہ کے حق میں نیکی کی توفیق اور گناہوں سے حفاظت کی دعائیں کرنا انبیاء علیہم السّلام اور اولیائے کرام کا شعار رہا ہے۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف دعاؤں کے بکھرے موتیوں کو ایک ہی لڑی میں پرو دیا ہے:

اے اللہ! اپنے دستِ کرم سے اختر کو، اس کی اولاد کو، آپ سب کو، آپ کی اولاد کو کامِل ایمان ویقین عطا فرمادے۔

دست بکشا جانب زنبیلِ ما

ہماری ان جھولیوں کی طرف اپنی مہربانی کا ہاتھ بڑھائیے۔ ایسا ایمان ویقین عطا فرمائیے کہ اختر کی زندگی کی ہر سانس ، میری اولاد کی، آپ سب کی، ہم سب کی، ہمارے خاندان والوں کی ہر سانس اے اللہ ! آپ پر فدا ہو، اور ایک سانس بھی ہم آپ کو ناراض نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ! عالم با عمل ہمارے سب پوتوں، نواسوں کو، ہمارے دوستوں اوران کی اولاد سب کو صاحبِ نسبت اللہ والا بنادیجیے۔ حافظ، عالم با عمل بنادیجیے۔ یااللہ ! ہم سے دین کے کام لے لیجیے، اور ہماری ہر سانس کو توفیق نصیب فرمائیے کہ آپ کی ذاتِ پاک پر اخلاص کے ساتھ فِدا ہو جائے۔ آپ شرفِ قبول عطا فرمائیں۔

ابھی جوانی ہی سے ہمارے بچوں کو تقویٰ دے دیں۔

ہمیں اور ہماری ماؤں، بیٹیوں، بہنوں کو شرعی پردہ کی توفیق عطا فرمادے، اور وی سی آر کی لعنت سے، ٹیلی وژن کی لعنت سے اللہ ! ہمارے گھروں کو پاک کر دے اور ہماری بیٹیوں کو دس سال کے بعد بے پردہ اسکول بھیجنے سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔ اے اللہ ! جن گھروں میں شرعی پردہ ہو جائے ان کی بیٹیوں کو نیک رشتہ عطا فرمادے۔ جن کے ماں باپ اپنی بیٹیوں کو "بہشتی زیور" پڑھائیں، نیک بنائیں اے اللہ! ان کو نیک شوہر عطا فرمادے، دیندار شوہر عطا فرمادے۔ اور جو مرد داڑھی رکھ رہے ہیں ان کو بھی یااللہ ! ایسی بیویاں عطا کر دے جو نیک ہوں۔

اے خدا ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت پر، سیّد الرُّسل صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت پر رحم فرمادے۔ یااللہ ! یہ آج کیا ہو رہا ہے۔ اسلام کا خالی نام رہ گیا ہے، آج اسلام ہم سے چھینا جارہا ہے۔ کِس طرح سے رات دن سڑکوں پر عورتیں، لڑکیاں بے پردہ پھر رہی ہیں۔ اے خدا! ہم سب کو بچنے کی توفیق دے، اے اللہ! ہم سب کو اپنا خوف عطا فرما۔

بے روزگاری کا علاج اور روزی میں برکت کی دُعا

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے آیتِ قرآنیہ سے تقویٰ کی افادیت اور اس کے ثمرات

کے ساتھ ساتھ ایک مجرّب وظیفہ بھی بے روز گار افراد کے لیے بطورِ علاج بیان فرمایا ہے:

ایک صاحب نے پرچہ دیا کہ بے روز گار ہوں دُعا فرمادیجیے۔ فرمایا: جتنے بے روز گار ہیں، وہ تقویٰ اختیار کریں کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے: ''جو متقی ہو گا ہم اس کو ایسی جگہ سے روزی دیں گے کہ اس کا گمان بھی نہیں ہو گا۔'' لہٰذا داڑھی رکھو، اور ٹخنے کے اوپر پائجامہ رکھو۔ پانچوں وقت کی نماز پڑھو، اور کسی کو ستایا ہو تو اس سے معافی مانگو۔ اللہ کا بھی حق ادا کرو، بندوں کا بھی حق ادا کرو، متقی بن جاؤ۔ روزی نہ پاؤ تو پھر کہنا! اللہ تعالیٰ کے کلام پر ایمان لاتا ہوں: وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا وَيَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُ [۱۸] جو تقویٰ سے رہے گا اللہ اس کو مصیبت سے خلاصی دے گا اور ایسی جگہ سے روزی دے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہو گا۔ اس لیے صوفیوں سے، مولویوں سے اور طالب علموں سے کہتا ہوں کہ روزی کی فکر نہ کرو، تقویٰ کی فکر کرو کہ تمہارے تقویٰ پر لقوہ نہ گرے۔ یہ فتویٰ سُن لو! جو لوگ مقروض ہیں اور دیندار بھی ہیں یَا مُغۡنِیُ پڑھیں (۱۱۱) دفعہ، لیکن اگر گناہ نہیں چھوٹ رہے ہیں تو بھی یَا مُغۡنِیُ پڑھو، اللہ کا نام بہت بڑا نام ہے۔ ان شاء اللہ! گناہ چھوڑنے کی توفیق بھی ہو جائے گی اور قرض بھی ادا ہو جائے گا، غریبی دور ہو جائے گی، لیکن تقویٰ سے جلد کام بن جائے گا تاکہ رحمت کے ٹرک کو سائیڈ مل جائے اور گناہ کے غضب کا ٹرک بیچ میں حائل نہ ہو، اور دُعا بھی کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ! ہم سب کو برکت والا رزق عطا فرمائے، آمین۔

یا اللہ! ہماری روزیوں میں برکت کے ساتھ ساتھ وسعت بھی عطا فرما۔ خاص کر جو بوڑھے ہیں، بڑھاپے میں ان کی روزی بڑھا دے، کیوں کہ آپ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! بڑھاپے میں ہماری روزی کو بڑھا دے۔ معلوم ہوا کہ بڑھاپے میں روزی زیادہ مانگنا چاہیے۔

یا اللہ! اپنی رحمت سے اپنی زمین و آسمان کے سارے خزانے ہم پر برسا دیجیے کیوں کہ

---

۱۸ الطلاق ۲-۳

آپ اپنے خزانوں سے مستغنی ہیں۔ دُنیا کے بادشاہ تو اپنے خزانوں کے محتاج ہوتے ہیں، اپنے اور اپنے شاہی خاندان کے لیے ان کا ذخیرہ کرتے ہیں۔ اے خدا! آپ اپنے خزانوں سے بے نیاز ہیں، اپنے خزانوں سے مُستغنی ہیں، اپنے زمین و آسمان کے سارے خزانے ہم سب پر اپنی رحمت سے برسا دیجیے۔

آپ اس آبشارِ رحمت کے مالک ہیں جو غیر محدود رحمت کا آبشار ہے، ہم سب پر اپنی رحمت کا آبشار انڈیل دیجیے، اور ہمیں اللہ والا بنا دیجیے، دنیا بھی دیجیے اور آخرت بھی دیجیے، کسی کا محتاج نہ فرما، دنیا بھی خوب خوب دے دے کہ دنیادار ہمیں حقیر نہ سمجھیں، علماء پریشان ہیں، اے اللہ! ہمیں اتنی دنیا دے کہ دُنیادار بھی ہمارے اوپر رشک کریں، اور آخرت کا مزہ بھی دے اور اپنے قُرب کا مزہ اتنا مستزاد دے کہ ہمیں کبھی احساسِ کمتری نہ ہو، آمین۔

قرض کے بوجھ سے نجات عطا فرما!

یا اللہ! جس کو جو جائز حاجت ہو ہم سب کی تمام جائز حاجتوں کو یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ! جلد سے جلد پُورا فرما دے، اور جو مقروض ہوں اللہ تعالیٰ! ہمارے قرضوں کو جلد سے جلد ادا فرما دے۔ زمین و آسمان کے خزانوں کے آپ مالک ہیں، اور اپنے خزانوں سے بے نیاز ہیں آپ کے خزانے ہم فقیروں کے لیے وقف ہیں۔ بِحَقِّ "وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ"[۱۹] اے اللہ! اس آیت کے صدقہ میں اختر پر، اس کی اولاد پر اور اس کے دوستوں پر اپنا خزانہ برسا دے اور اپنی مرضی کے مطابق خرچ کی توفیق عطا فرما، اور سارا قرضہ بھی ہم سب کا ادا فرما دے۔ اے اللہ! آپ کی شان وہ ہے کہ مٹی کو آپ سونا بنا دیتے ہیں۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اے مبدل کردہ خاکے را بہ زر

اے اللہ! بعض مٹی کو آپ سونا بناتے ہیں اور

---

۱۹ المنافقون: ۷

خاک دیگر را نمودہ بو البشر

اور کسی مٹی کو آپ انسان بنا دیتے ہیں۔ کسی مٹی کو سونا اور کسی مٹی کو انسان، اتنی بڑی قدرت والے ہیں۔ اپنی اس قدرتِ قاہرہ کے صدقہ میں ہم سب کو تمام قرضوں سے نجات اور ہماری روزیوں میں برکت کے ساتھ ساتھ وسعت بھی عطا فرما، آمین۔

ہر پَل خوشیاں دِکھا!

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے راحت وسکون اور آرامِ دوجہاں کی دولت کے حصول اور دنیاوی پریشانی اور بے چینی سے دوری چاہنے والوں کے لیے یہ مختصر وآسان اور جامع دعا مانگی ہے:

یا اللہ! جن کے دل میں ہر وقت پریشانی، وسوسے اور غم وحزن، مایوسیاں طاری ہوں ان کے دلوں میں اپنی رحمت کی اُمیدوں کے بے شمار چاند اور بے شمار آفتاب روشن کر دیجیے، آمین۔

نعمت کے چھن جانے سے پناہ چاہتے ہیں

حضرت والا نے اپنے مواعظ میں فرمایا ہے کہ گناہوں میں مسلسل اِبتلا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر انعامات کی بارش روک دی جاتی ہے۔ اسی لیے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیمِ امّت کے لیے نعمت کے چھن جانے سے اللہ کی پناہ مانگی ہے۔ چناں چہ ہمارے پیارے مرشد و شیخ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کو اردو میں بہترین تشریح کے ساتھ مانگ کر ہم سب کے لیے آسانی فرما دی:

اللہ! کوئی نعمت ہماری نالائقیوں سے نہ چھینیے **اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ**[۲۰] اے اللہ! ہم سب کسی نعمت کے زائل ہونے سے پناہ چاہتے ہیں۔ ہماری نالائقیوں سے ہم کو معاف کر دیجیے، مگر اپنی کسی نعمت کو ہم سے نہ چھینیے، اور خاص کر اِستقامت علی التقویٰ اور تقویٰ کی نعمت نہ چھینئے اور جتنی نعمتیں دنیا اور دین کی ہیں ایک نعمت سے بھی ہم کو محروم نہ فرمایئے۔

۲۰؎ صحیح مسلم: ۳۵۲/۲، باب اکثر اھل الجنۃ الفقراء، ایچ ایم سعید

دست بکشا جانب کشکول ما

ہمارے کاسۂ گدائی کی طرف اپنی مہربانی کا ہاتھ بڑھایئے۔ ہم کو دنیا بھی خوب دے دیجیے اور آخرت بھی خوب دے دیجیے یعنی دنیا کا بھی عیش، آرام، راحت اور روزی خوب فراغت دیجیے کہ کسی کے محتاج نہ رہیں، آمین۔

پاکستان اور عالمِ اسلام کے لیے دعا کیجیے...

حدیث پاک میں مذکور ہے ”تمام مسلمانوں کی مثال ایک جسم کی طرح ہے اگر جسم کے کسی بھی عضو میں تکلیف ہو تو دوسرے اعضا میں بے چینی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔“ اسی طرح اگر عالمِ اسلام میں کہیں بھی مسلمانوں کو غم و تکلیف پہنچے تو حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کو اس تکلیف کا شدید احساس ہوتا ہے۔ چناں چہ حضرت والا نے اپنے شہر اور اپنے ملک خصوصاً مملکتِ خداداد پاکستان کی سلامتی اور داخلی و خارجی سازشوں سے حفاظت، اور عالمِ اسلام کی حفاظت و سلامتی اور ترقی کے لیے دعائیں مانگی ہیں۔ جو انتہائی جامع اور مفید ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ!

اے اللہ! ہمارے شہر کو، پاکستان کے ہر شہر کو امن کا شہر بنادے۔ عافیت کا شہر بنادے۔ اے خدا! تیرے لیے کچھ مشکل نہیں۔ ہم مجبور ہیں، آپ مجبور نہیں۔ ہم مشکل میں مبتلا، آپ کی لغت میں مشکل نہیں۔ آپ غیب سے انتظام فرمادیں۔ اے اللہ! ان اولیاء اللہ کے صدقہ میں جن کی دُعاؤں سے پاکستان کی تعمیر ہوئی، اے اللہ! آپ ان کی دعاؤں کے صدقہ میں آپ اپنی رحمت سے ارادہ فرمالیجیے کہ اس مملکت کو فلاحی مملکت، عافیت کی مملکت بنادیجیے۔

یااللہ! سعودی عرب کو اور حجازِ مقدس کو، حرمین شریفین کو اپنی خاص حفاظت میں قبول فرمائے۔ یہودیوں کی چالوں سے اللہ بچائے۔ ان کی تمام چالوں کو اللہ دفن کردے، برباد کردے، نامراد، خائب و خاسر کردے۔ یااللہ! جہاں جہاں بھی مسلمان ہیں ان کو عزت و عافیت نصیب فرما، کافروں کی چالوں کو، کافروں کی سازشوں کو اے اللہ! تو اپنی قدرتِ قاہرہ کے ڈنڈے سے تباہ و برباد و دفن کردے۔

چوروں سے، ڈاکوؤں سے ، ہر قسم کی بلاؤں سے پورے پاکستان کو بلکہ پورے عالم کو عافیت نصیب فرمائیے۔ مجھ کو عافیتِ دارین نصیب فرمائیے، اور آپ سب کو اور سارے عالم کے ہر مومن کو، ہر مسلمان کو اللہ تعالیٰ! عافیتِ دارین نصیب فرما۔ اہلِ کفر کو اے خدا! اہلِ ایمان بنادے، اہلِ ایمان کو اہلِ تقویٰ بنادے، اہلِ بلا کو اہلِ عافیت بنادے، اہلِ مصیبت کو اہلِ راحت بنادے، اہلِ مرض کو اہلِ شفا بنادے۔

اے اللہ! جتنے بھی آزادی اور دین کی جدوجہد کرنے والے محصور ہیں، اُن کی مدد کے لیے غیب سے فرشتے بھیج دے۔ اے اللہ! اپنی قدرتِ قاہرہ کے ڈنڈے سے کفّار کو پاش پاش کردے، اور محاصرہ توڑدے۔ اے اللہ! دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں پر رحم فرما، سارے عالم میں جہاں بھی مسلمان مظلوم ہیں اے اللہ! اُن کو مظالم سے نجات عطا فرما۔ اختر کو اور ہم سب کو فلاحِ دارین عطا فرما، اور سارے عالم کے مسلمانوں کو فلاحِ دارین عطا فرما۔

یا اللہ! آپ اپنے قدرت کا کرشمہ دکھا دیجیے۔ اے اللہ! اسلام کے دشمن اور ملک پاکستان کے دشمن اور بے حیائی، بدمعاشی جن کی گھٹی میں سب پڑا ہوا ہے، اے خدا! اس ذلت سے ان کو شکست دے، ان کی تاریخ میں ایسے سیاہ ورق قائم ہو جائیں کہ قیامت تک وہ سیاہ اوراق مٹ نہ سکیں، ایک ایک کو، کسی کو کینسر، کسی کو کوڑھ میں مبتلا کر دے جو بھی تیرے اسلام کے دشمن ہیں۔ یا اللہ! اوّل تو ان کی ہدایت کی دعا مانگتے ہیں، اگر آپ کے علم میں ان کی ہدایت منظور نہیں، مقدر نہیں تو کسی کو نہ چھوڑ۔ اللہ! ایک ایک کو ذلیل و خوار، نامراد کر۔ جتنے بھی اس وقت تیرے لوگ کھڑے ہیں آپ کے علم میں جو مفید ہوں پاکستان کے لیے، اسلام کے لیے، آپ کے دین پاک کے لیے اللہ! ان کو جِتا دے ، اور ان ذلیل و خوار لوگوں کو شکست دے، دے جو آپ کے دین کے دشمن، اور ملک پاکستان میں فساد پھیلانا چاہتے ہیں۔ اللہ! اپنی رحمت سے غیب سے آپ تماشا دکھا دیجیے، ہم تو عاجز ہیں لیکن آپ تو عاجز نہیں، آپ تو قادرِ مطلق ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں یا اللہ! اپنی رحمت سے پاکستان کی سالمیت اور پاکستان کو اللہ! محفوظ فرما، بہت سے اولیاء اللہ کی دعاؤں سے یا اللہ! یہ

پاکستان بنا، اس کو سلامتی عطا فرما۔ اللہ! دشمن پر خوف طاری کر دے، حملے کے وقت مجبور و مضطر کر دے، اے اللہ! فلسطین کو یہودیوں کے شر سے نجات نصیب فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کو ہندوؤں اور ڈاکوؤں کے شر سے محفوظ فرما۔

سارے عالم کے مسلمانوں کو عافیت نصیب فرما۔ مچھلیوں کو پانی میں امن دے دے، چیونٹیوں کو ان کے بلوں میں امن و عافیت دے دے، سارے عالم پر رحمت و عافیت کی بارش کر دے۔ دنیا سے ظلم کو اٹھالے۔

عالمِ اسلام کے دُشمنوں کو خاک میں ملادے۔ ان کے خیالات اور ان کے مذموم عزائم کو خاک میں ملادے، اور اسلامی سلطنت قیامت تک کے لیے بنادے۔ اے اللہ! اگرچہ ہم آپ کے نالائق بندے ہیں، لیکن کافر ہمیں آپ کا سمجھتے ہیں۔ اگرچہ ہم اپنی نالائقی سے آپ کے نہیں بن سکے، لیکن کافر سمجھتے ہیں کہ یہ مسلمان اللہ کے ہیں۔ اے اللہ! اپنی اس نسبت کی لاج رکھ لے، کافروں کے اس خیال اور اس نظریہ سے کہ وہ ہمیں آپ کا سمجھتے ہیں۔ ہماری آبرو کی لاج رکھ لے، اور ہم نالائقوں کو لائق بھی بنادے۔

ہماری بحریہ، برّیہ اور فضائیہ کو اللہ تعالیٰ! عظیم الشان طاقت دے اور اللہ تعالیٰ! ہماری تمنّاؤں کے مطابق فتحِ عظیم چاروں طرف عطا فرمائے، دُنیا بھی عطا فرما اور دین بھی عطا فرما۔ اور اس ملکِ پاکستان کو زمینی دولتوں، فضائی دولتوں اور سمندری دولتوں سے مالا مال فرمائے، اور اپنے تعلّق کی دولت سے بھی ہم سب کو مالا مال کر دے کہ اصل دولت یہی ہے۔

یااللہ! آپ کے اولیاء اللہ کی دُعاؤں سے، ان کی آہ وزاریوں سے، ان کی اشکبار آنکھوں سے یہ پاکستان بنا ہے۔ اس کو ضایع ہونے سے بچالیجیے۔ اے خدا! غیب سے اس کی حفاظت کا سامان پیدا فرما دیجیے۔ اور جو پاکستان کے مخلص نہیں ہیں ان کو اخلاص عطا فرما دیجیے۔ اگر آپ کے علم میں ان کے لیے ہدایت نہیں ہے تو ان کے شر کو ہمیشہ کے لیے دفن فرما دیجیے۔

جن کی نظر پاکستان پر غلط ہے، خواہ کوئی بھی ہو، اللہ! ایسے دشمنانِ پاکستان کو غیب کے ڈنڈوں سے پیٹ پیٹ کر ان کو ریزہ ریزہ پاش پاش کر دے، آمین۔

اے اللہ! ہمارے پاکستان خصوصاً کراچی میں جو قتل، چوری، ڈاکے ہو رہے ہیں کہ کسی کی عزّت وآبرو محفوظ نہیں ہے، اس کے لیے بھی یااللہ! ہم آپ سے فریاد کرتے ہیں، کیوں کہ ہمارے اختیار میں کچھ نہیں ہے سوائے ''آہ'' کی لاٹھی کے۔ ہماری آہ ہماری لاٹھی ہے، اس کو آپ قبول فرماتے ہوئے امن وامان قائم فرما دیجیے۔ غیب سے اسباب پیدا فرما دیجیے، حکومتِ عادلہ عطا فرمائیے جو ہمارے جان و مال کا اور پاکستان کا تحفظ کر سکے۔ اے اللہ! اس کا غیب سے انتظام فرمائیے، اور سارے صوبوں میں کلمہ کے نام پر محبت پیدا کر دیجیے۔ ہم سب کو مسلمان ہونے کی حیثیت سے آپس میں محبت عطا فرمائیے۔

عصبیت سے ہم کو پاک فرمادے، لسانیت سے، صوبائیت سے ہمارے قلوب کو پاک فرما دیجیے۔ امن عافیت وتحفظ پورے ملکِ پاکستان کو نصیب فرما دیجیے۔

یااللہ! ہمارے شہر کراچی میں اور شہر حیدر آباد میں کیا نظر لگ گئی، کیسا پیارا شہر تھا! کیسی برکت والی یہ بستیاں تھیں! جہاں بے روزگار روزی پا جاتے تھے، اور ہر طرف راحت وسکون، مسجدوں کی اذانیں، آج ان میں کسی وقت کوئی خیریت سے نہیں ہے۔ کہاں کیا قتل، کیا ڈاکہ پڑے گا؟ اللہ! اپنے اس شہر کو، حیدر آباد کو، پورے پاکستان کو امن وعافیت کا شہر بنا دے، امن وعافیت کا ملک بنا دے، مسلمانوں کو توبہ اور اپنا خوف نصیب کر دے، مسلمان مسلمان کو مارتا ہے کس بے دردی سے، یااللہ! قیامت کے دن کی پیشی کا اور اپنا خوف سب کو نصیب کر دے، ہمارے دلوں کو جوڑ دے اور کلمہ کی بنیاد پر ہم سب کو آپس میں محبت کرنا نصیب کر دے اور پاکستان کو مضبوط فرمادے۔ جو دشمن ملک ہمارے ملک کو بُری نظر سے دیکھ رہے ہیں ان سے بھی خاص طور سے اللہ! حفاظت فرمادے، اور ایسے دشمن ملکوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کو کمزور کر دے۔ اور ہمارے پاکستان کو اور جملہ عالم کے مسلمانوں کو ہر طرح سے حفاظت اور عافیت اور امن وتقویٰ اور دونوں جہاں کی صلاح وفلاح سے مالامال کر دے۔

جہاں جہاں قتل و خون اور ڈاکے ہیں ان کو امن و امان اور ڈاکوؤں کو توبہ عطا فرما دے۔ اگر آپ کے علم میں ہدایت ان کی منظور نہیں تو ان سب کو نیست و نابود کر دے۔ اللہ! پورے ملک کو سلامتی و بقا عطا فرما دے۔

ہمارے ملکِ پاکستان کو سلامتی امن و عافیت نصیب فرمائیے۔ چوری، قتل، ڈاکہ، اغوا سے ہمیشہ کے لیے نجات نصیب فرما دیجیے، اور جو لوگ ہمارے ملک کو اچھی طرح چلا سکتے ہیں ایسے حکمران عطا فرمائیے جو سلامتیٔ پاکستان کی ضمانت کو چاہیں، اور امانت کے حقدار ہوں، اور صحیح طریقے سے مخلوق کو عافیت سے رکھنے کی فکر ان کو ہو، یا اللہ! جتنے بچے اغوا ہیں، جو ماں باپ سے دور ہیں اور ماں باپ بِلک بِلک کر رو رہے ہیں، بچے بھی وہاں غم زدہ ہیں ماں باپ سے دور۔ خدا تعالیٰ! اپنی رحمت سے جلد ہم پر اور (ان) سب پر رحم فرما دیجیے۔

ہمارے اغوا شدہ طالب علموں کو جلدی ان کے گھروں سے ملا دیجیے، اور ان ظالموں کو رحم دے دیجیے، ان سخت دلوں کو، بدبخت دلوں کو جلد رحم دے دیجیے، ان کے دلوں کو نرمی عطا فرمائیے، اور ان کے جانوروں کی طرح جو سخت دل ہیں اللہ! ان کو انسانیت کے دل سے بدل دیجیے۔ اور اسی طریقے سے جتنے چور، ڈاکو ہیں اللہ! ان کو حلال کمائی کی توفیق عطا فرمائیے۔ میرے مالک! حرام، خبیث دعوتوں سے توبہ نصیب فرمائیے۔ جملہ کائنات کو، عالمِ اسلام کو عزّت، شوکت، عافیت، امانت اور اسلام کی محبت نصیب فرما، اور اس ملک کی غریبی دور کر دے۔ اللہ! اس ملک کو مضبوط فرما دے دولت کے لحاظ سے بھی اور دین کے لحاظ سے بھی، اسلام کے لحاظ سے بھی اور سارے ممالکِ اسلامیہ کو اللہ! محفوظ اور مضبوط فرما دے، دولت کے لحاظ سے بھی، طاقت کے لحاظ سے بھی اور اسلام و دین کے لحاظ سے بھی، آمین۔

ہر پریشانی سے نجات، ہر مشکل سے آسانی اور روحانی وجسمانی بیماریوں سے شفائے کامل نصیب فرما!

یا اللہ! ہمارے گھروں میں جو پریشانیاں ہیں سب کو دور فرما دیں۔ یا اللہ تعالیٰ!

ہم میں سے جس کو جو مشکل پیش ہو، جس کے گھر میں کوئی بیماری ہو، مصیبت ہو، جسمانی مصیبت ہو یا روحانی، اسی طرح بعض لوگ گناہ سے توبہ کرکے ولی اللہ بننا چاہتے ہیں، مگر نفس وشیطان کی غلامی سے اپنی جان کو چُھڑا نہیں پارہے ہیں۔

یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ! ہم میں جس کو جو جسمانی تکلیفیں ہیں، اپنی بیماری یا اپنے بچوں کی بیماری یا اپنے گھر والوں میں کوئی بھی بیمار ہو سب کو شفا عطا فرما، جسمانی شفا بھی دے، روحانی شفا بھی دے۔

اے اللہ! ہمارے جسموں کو بھی سلامت رکھیے، گردوں کی پتھری پڑنے سے، گردوں کے بے کار ہوجانے سے، پِتّے میں پتھری پڑنے سے، کینسر ہونے سے، بلڈ کینسر ہونے سے یا اللہ! پیٹ پھڑوانے سے اور آپریشن کرانے سے، جُملہ خطرناک بیماریوں سے ہم کو بھی اور ہمارے گھر والوں کو بھی حفاظت نصیب فرما، اور سلامتیٔ اعضا کے ساتھ ساتھ سلامتیٔ ایمان بھی نصیب فرما۔ اے اللہ! ہر وقت خوشی دِکھا اور غم کی موت سے بچا، ہر وقت ہمارے دلوں کو خوشی اور سکون نصیب فرما۔

ہمارے قلب کو قلبِ سلیم بنا دیجیے، سلامتی دے دیجیے اور قلبِ سقیم کو شفا عطا کر دیجیے (قلبِ بیمار وہ ہے جس کی دھن ہر وقت اللہ کی ناراضگی کے اعمال میں رہتی ہے یہ قلب کی بیماری کی علامت ہے)۔

پیرانی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کے انتقال پر پُرسوز دعا کے چند کلمات

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ محترمہ اور ہماری پیرانی صاحبہ جن کی للّٰہیت وخدا ترسی ودینداری کا خود حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زبانِ مبارک سے بارہا اعتراف فرمایا ہے۔ حتیٰ کہ ان کی زندگی میں کئی بار فرمایا کہ یہ اپنے وقت کی رابعہ بصریہ ہیں۔ ان کا دنیا سے رحلت فرمانا اس قدر الم ناک تھا جس کا ہم لوگ اندازہ بھی نہیں کرسکتے۔ مگر قربان جائیے حضرت والا کے صبرِ عظیم پر جس کا تھوڑا سا حصہ حضرت والا کی اس دعا میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور اہل اللہ کے نقشِ قدم پر چلنے والوں کے لیے اس دعا میں عبرت بھی ہے اور سبق بھی۔

اللہ! ہم سب کو صبرِ جمیل عطا فرمادے، خاص کر ہمارے خاندان والوں کے لیے، کیوں کہ جو قریب ہوتا ہے اس کو غم زیادہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ یہی وقت بہتر تھا، اس وقت کی رحلت آپ کی منشا سے ہوئی ہے، اس سے بہتر کوئی وقت نہیں ہو سکتا، کیوں کہ آپ کی تجویز، آپ کی مرضی سے بڑھ کر کائناتِ دو جہاں میں کوئی چیز نہیں، لہٰذا آپ نے جس وقت ہمارے سے وہ نعمت لی اس سے بہتر کوئی اور وقت نہیں ہو سکتا بس! آپ اپنی رحمت سے ہم سب کو صبرِ جمیل عطا فرمایئے اور ان کی مغفرت بے حساب فرمایئے، کوئی حساب لیے بغیر اپنی رحمت کی آغوش میں قبول فرمایئے، اور کروڑ کروڑ چین عطا فرمایئے اور ان کی برکت سے ہم سب کو صبرِ جمیل عطا فرمایئے اور ہمارے تمام جائز کام اپنی رحمت سے بنادیجیے، آمین۔

اپنے شیخ کے لیے دعائیں

اہل اللہ وہ بابرکت ہستیاں اور وہ نفوسِ قدسیہ ہیں جن کی صحبت کی برکت سے کوئی شقی و بدبخت نہیں رہ سکتا، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی صحبت کو اختیار کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اسی لیے اکابرین کے ہاں شروع سے اپنے شیخ کے وجود کا سایہ تادیر رہنے کے لیے اور ان کی عمر و صحت و دینی خدمات میں اضافہ کے لیے دعا مانگنے کا معمول چلا آرہا ہے۔ چناں چہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے پیارے شیخ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب (جبکہ وہ حیات تھے، افسوس! اب حضرت ہر دوئی اس دارِ فانی سے کوچ فرماگئے۔ رحمۃُ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً۔ آمین) کے لیے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ سے دعا مانگی تھی۔ جس میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ہم بھی اپنے پیارے شیخ، تبریزِ دوراں، غزالیٔ زماں، رومیٔ ثانی، مجددِ غضِّ بصر، شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت والا پر اپنی کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور حضرت والا کی تعلیمات و فیوض کو سارے عالم میں نشر فرمادے اور ہمیں بھی حضرت والا کی تعلیمات کی خوب سے خوب قدر دانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

اے اللہ ! میرے شیخ حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب کو صحت نصیب فرمادے، قوّت وتوانائی نصیب فرمادے، دیر تک حضرت کا سایہ اللہ! ہمارے سروں پر دینی خدمات اور اپنی رضا کے ساتھ قائم فرمااور ہم سب کو فیض سے مالامال فرمادے۔

ایمانی اجتماع کو قبول فرما!

کتاب وسنّت میں مسلمانوں کا محض اللہ ورسول کے لیے دین کی خاطر جمع ہونے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔اور ایسی مجالس میں ملائکہ کا نزول، رحمتوں کا برسنا اور سکینہ کا اترنا بھی احادیث میں وارد ہے۔لہٰذا ایسے اجتماع ومجالس میں دعا کی قبولیت میں کیا شک ہے؟ چناں چہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی اسی طرح کے ایک اجتماع میں اللہ تعالیٰ سے مانگی ہوئی اجتماعی دردمندانہ دعا جو کہ دینی واصلاحی اجتماع میں مانگنے والوں کے لیے نہایت مفید وکارگر ہے:

اس اجتماع میں زبان کا سوال نہیں، کتنے سندھ کے ہیں! کتنے پنجاب کے ہیں! یااللہ !نہ یہاں کوئی وطنیت ہے، نہ لسانیت ہے، صرف آپ کی محبت کے نام پر یہ اجتماع ہے۔اپنے نام کے صدقے، اپنی عزت کے صدقے، اپنی عظمت کے صدقے اس اجتماع کو قبول فرما۔اس اجتماع کو بعینہٖ جنّت میں اکٹھا کردے۔

آپ ہم سب کی حفاظت کا ارادہ فرمالیجیے ۔ہم سب کو سوفیصد اپنا بنانے کا فیصلہ فرمالیجیے۔اور آپ کے نام سے بڑھ کر اجتماع کس بات پر ہوسکتا ہے؟ اس لیے آپ اپنی رحمت سے ہم سب کے لیے فیصلہ فرمادیجیے۔ ہم سب کو اپنا مقبول، اپنا محبوب فرمالیں اور غیر مقبول اعمال سے حفاظت کو مقدر فرمائیں۔

اس اجتماع کو جو خالص خدا کے نام پر ہے کوئی بزنس، کوئی زبانی، علاقائی، وطنیت پر نہیں ہے اللہ! اس اجتماع کو قبول فرما۔

اللہ کے نام پر یہ اجتماع ہے، نہ زبان پر ہے، نہ وطن پر ہے، نہ تجارت پر ہے۔ الحمد للہ! کسی چیز پر نہیں، سوائے اللہ کے نام پر۔ مختلف زبانوں کے، مختلف خاندانوں کے، مختلف قبائل کے، مختلف شہروں کے، مختلف وطن کے لوگ جمع ہیں۔ اے خدا! تو گواہ ہے اس بات پر چوں کہ ہمارے دلوں کی نیت سے تو باخبر ہے کہ ہم صرف تیرے نام پر جمع ہیں۔

میرے دوستوں کو قبول فرمائیے اور دوستوں کے گھر والوں کو بھی قبول فرمائیے، اللہ والی حیات ہم سب کو نصیب فرمائیے، اللہ! تقویٰ والی زندگی نصیب فرمائیے، ہمارے دست وبازو سے آپ ہم کو چھین لیجیے کیوں کہ ہمارے ہاتھ خود ہمارے پاؤں کو کھا رہے ہیں۔

دست ما چوں پائے ما را می خورد

جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب ہمارا ہاتھ ہمارے پیر کو خود کھا رہا ہو تو بجز آپ کی امن اور پناہ کے ہم میں سے کوئی گناہ سے نہیں بچ سکتا۔ اس لیے ہم درخواست پیش کرتے ہیں کہ ہمارے ہاتھوں سے آپ ہمیں خرید لیں، اپنی رحمت سے دستِ کرم بڑھائیے اور ہماری جانوں کو خرید لیجیے، ہمارے قلب و جاں کو اپنی ذاتِ پاک سے اس طرح چپکا لیجیے کہ کوئی دنیا کی طاقت، کوئی نفسانی خواہش ہمیں آپ سے جدا نہ کرسکے۔ اے اللہ! کشاں کشاں ہم سب کو اولیائے صدیقین کے مقام تک پہنچا دیجیے اور ہماری ماں بہنوں کو بھی جو یہاں آئیں۔

اللہ! ہماری دنیا بھی سنوار دے، آخرت بھی بنا دے، میدانِ محشر میں بغیر حساب مغفرت فرما دے اور جنّت میں ہم سب کو اسی طرح اکٹھا فرما جس طرح اس وقت ہم خالص آپ کے نام پر جمع ہیں۔ اے خدا! آپ گواہ ہیں کہ میں نے کوئی نذرانہ نہیں ان سے طے کیا، ہم نے بیماری اور ضعف کی حالت میں حاضری دی اور آپ کے لیے یہ بیان ہوا، اس کو اپنی رحمت سے قبول فرمائیے، اور اس درسِ قرآن کی برکت سے ان گھر والوں پر بھی رحمت نازل فرمائیے جن کے گھر میں آپ کے کلام کی تفسیر، سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثِ پاک بیان کی ہے، اپنی رحمت سے ہم سب کو جنّت میں اسی طرح اکٹھا فرما دیجیے جس طرح آپ کے نام پر یہاں ہم سب جمع ہیں، آمین۔

دین کے خادمین کے حق میں دعائیں

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات میں ہے کہ دین کے جتنے بھی شعبے ہیں سب ایک دوسرے کے معین و مددگار ہیں۔ لہٰذا دین کے تمام خدّام کو ایک دوسرے کی معاونت کرنی

چاہیے۔ اور کم از کم دُعا تو ضرور کرنی چاہیے۔ اور ہر شعبۂ دین ایک دوسرے کو رفیق سمجھے نہ کہ فریق۔ دینی خدّام کے لیے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی یہ دعا ان ہی تعلیمات کا ایک جزو ہے:

اے اللہ! جہاں جہاں دینی درسگاہیں ہیں ان کو قبول فرما۔ علمائے دین کی عمر اور صحت میں برکت عطا فرما دے۔ جتنے دینی خدّام ہیں ان سب کو اور جتنے یہاں حاضرین ہیں سب کو، ہم کو اور ہمارے گھر والوں کو اور ہمارے احباب کو اے اللہ! سلامتیٔ اعضا اور سلامتیٔ ایمان کے ساتھ حیات نصیب فرما۔ سلامتیٔ اعضا اور سلامتیٔ ایمان کے ساتھ دنیا سے اُٹھائیے۔

جو لوگ مدرسے چلا رہے ہیں یا دارالعلوم کھولنے والے ہیں اے اللہ! عالمِ غیب سے ہم سب خدّام پر اپنے خزانے برسا دے۔

دینی خدمات کا بارگاہِ الٰہیہ میں شرفِ قبولیت کے لیے

ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیرِ کعبہ کے وقت انتہائی عاجزی وانکساری سے دعا کی تھی کہ:

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ[۲۱]

اے ہمارے رب! ہماری طرف سے (تعمیرِ کعبہ کے اس عمل کو) قبول فرمالیجیے، بیشک آپ کی ذات سننے والی، جاننے والی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اپنی دینی خدمات کو قبولیتِ عامّہ وتامّہ اور شرفِ قبولیت حاصل ہونے کے لیے بارگاہِ الٰہیہ میں پیش کرنا چاہیے۔ چناں چہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض اور تعلیمات کو عالم بھر میں قبولیتِ عامّہ وتامّہ کا ملنا حضرت والا کی اسی طرح شب وروز اور آہ وفغاں والی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ ذیل کی دعا ان دعاؤں میں سے ہے:

اے اللہ تعالیٰ! میری آہ وفغاں کو قبول فرمائیے، اور اس کو سارے عالم میں نشر کر دے، اختر کی یہ فریاد ہے کہ اے خدا! آپ کے کرم نے مجھے اپنے کو اور آپ کے

[۲۱] البقرۃ: ۱۲۷

بندوں کو غیروں سے چھڑا کر آپ سے جوڑنے کی مہم چلانے کی جو توفیق بخشی ہے اس کا سلیقہ بھی عطا فرمادے ، اوراس کو قبول بھی فرمایئے،اور اخترؔ کی اس آہ وفغاں کو سارے عالم میں نشر فرمادیجیے۔

سارے عالم میں اَپنے درد کی اور اپنی محبت کی خوشبو کے لیے ہماری زبانوں کو قبول فرمالیجیے۔ سارے عالم میں ہم سب کو پھرایئے،سارے عالم میں اپنی محبت کے درد کو نشر کرنے کی توفیق عطا فرمایئے،اس کے لیے صحت و قوّت بھی عطا فرمایئے،ہم سب کی جانِ نحیف میں کروڑوں جانیں عطا فرمایئے،پھر یہ کروڑوں جانیں اپنی راہ میں قبول فرمایئے۔

متعلقین کے لیے خصوصی دعائیں

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیان میں فرمایا ہے کہ کامل شیخ وہ نہیں ہے جو صرف خود اکیلا قربِ الٰہی کی منزلیں طے کررہا ہو، اور اس کے مریدین و متعلقین پیچھے رہ جائیں۔ بلکہ شیخِ کامل وہ ہے جو اپنے ساتھ اپنے مریدین و متعلقین کو بھی اپنی تعلیمات ،فیوض اوردعاؤں سے قربِ الٰہی کی منزلیں طے کرارہا ہو۔ چناں چہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی کاملیت کی یہی اک دلیل کافی ہے کہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات ،فیوض اور دعاؤں ہی کا اثر ہے کہ جو حضرت والا کی خانقاہ میں آنا جانا شروع کرتا ہے تو وہ شریعت کے رنگ میں رنگنے لگتا ہے۔(اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃِ)

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے متعلقین کے حق میں کی گئی درد بھری دعاؤں میں سے ایک دعاملاحظہ فرمائیں:

یااللہ !ہماری جانِ ناتواں پر اپنی رحمت سے ایک کروڑ جانِ توانا عطا فرما،اے اللہ ! سارے عالم میں آپ کی محبت کے نشر کرنے اور اپنے کریم ہونے کے صدقے میں اخترؔ کو بھی قبول فرما،میرے سارے دوستوں کو بھی قبول فرما۔ جو لوگ مجھ سے بیعت ہیں،میری کشتی میں ہیں،ان کو میری کشتی کے ساتھ سلامتی کے ساتھ

پار کرادے، یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ! میرے شاگردوں کو ایسا درد بھرا دل عطا فرمادے کہ سارے عالم میں آپ کی محبت کے درد کو پھیلائیں۔

دونوں عَالم کی کیا ہے حقیقت
جتنے عَالم ہوں تجھ پر لٹائیں

دونوں عَالم کی کیا حقیقت ہے! لاکھوں عَالم آپ پر فدا کر دیے جائیں تو بھی آپ کی محبت کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اے خدا! تیری محبت، تیری بڑائی، تیری عظمت کی تعریف سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خونِ نبوت سے کی ہے۔ طائف کے بازار میں، اور احد کے دامن میں تیرے واسطے حضور کا خونِ مبارک بہا ہے، ہم آپ کی محبت کا حق کیا ادا کریں گے؟ صرف آپ کی توفیق کا سہارا ہے، اپنی رحمت سے ہم سب کو اللہ والا بنادے، اور ہماری آخرت بھی بنادے۔ جس کو جس گناہ کی عادت ہے اے اللہ! وہ گناہ اسے چھوڑنے کی توفیق دے دے، جب تک گناہ کرتا رہے گا ولی اللہ نہیں بنے گا۔ یا اللہ! تمام گناہوں کو چھوڑنے کی توفیق عطا فرما، اور اپنے جذب سے ہم سب کو اپنا بنا، اور اے اللہ! جہاں جہاں آپ کی محبت کی بات سنائی ہے سب کو، جانِ اختر کو، میرے گھر والوں کو، میرے سب دوستوں کو اور ان کے گھر والوں کو سب کو اولیاء اللہ بنادے۔

اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنے والوں کے حق میں تین دعائیں

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں اپنے بندوں کو متعدد جگہ اپنے راستے میں جان لگانے کے ساتھ ساتھ مال خرچ کرنے کی بھی ترغیب دی ہے۔ اور اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنا اللہ کے خزانے سے انعامات حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ چناں چہ ہمارے پیارے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنے والوں کے حق میں تین دعائیں کی ہیں۔ لہٰذا اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنے والوں کو یہ تین عمدہ دعائیں ہمیں بھی دینی چاہییے:

۱) اے اللہ تعالیٰ! جو مال انہوں نے دیا اس پر اجر دے۔

۲) اے اللہ تعالیٰ! ان کے مال میں برکت دے۔

۳) اے اللہ تعالیٰ! ان کے اس خرچ کو جو آپ کے راستہ میں خرچ کیا ان کی اصلاح کا ذریعہ بنا دے، آمین۔

دین سیکھنے میں ادب نصیب فرما!

دینِ اسلام میں بڑوں کے ادب کے بارے میں بہت تاکید اور ترغیب آئی ہے۔ چناں چہ عربی میں مقولہ ہے کہ اَلدِّیْنُ کُلُّہٗ اَدَبٌ (دین سارا کا سارا ادب کا نام ہے) اور اردو میں محاورہ مشہور ہے "با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب" لہٰذا جس کو جو کچھ بھی حاصل ہوا وہ ادب ہی کی وجہ سے ملا، اسی ادب کے حصول کے سلسلے میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی یہ دعا ہے:

اے خدا! ہمیں اپنے بڑوں کا ادب نصیب فرما، جن سے ہم دین سیکھتے ہیں ان کا ہمیں ادب نصیب فرما۔

اے خدا جوئیم توفیقِ ادب

اے خدا! ہم سب کو ادب کی توفیق نصیب فرما۔

بے ادب محروم ماند از فضلِ ربّ

اے خدا! ہم کو بے ادبی کی وجہ سے اپنے فضل سے محروم نہ فرما۔

یعنی ہم کو بے ادبی سے محفوظ فرما، اور ہم سب کو اللہ والی حیات نصیب فرما۔ اے خدا! ہمیں اپنے بزرگوں کے سامنے اپنے نفس کو مٹانے کی توفیق نصیب فرما، آمین۔

عمل کی توفیق عطا فرما!

اللہ تعالیٰ! اپنی رحمت سے عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ اللہ! ہدایت کے راستے ہمارے دلوں میں ڈال دے، اور ہمارے نفوس کے شرور سے تحفظ عطا فرما۔

جو اچھی باتیں ہیں اے اللہ! ہم کو اچھی دکھا دیجیے اور ان پر عمل کی توفیق بھی دے دے، اور جو بُری باتیں ہیں، ان کی بُرائی ہم کو دکھا دے، اور ان سے بچنے کی توفیق بھی دے دے، آمین۔

تمام مخلوق پر رحم فرما!

۲۳سالہ دورِ نبوت کی دُعائیں ہم سب کے حق میں قبول فرمایئے، ہمارے بچوں کے حق میں، ہمارے گھر والوں کے حق میں، سارے مسلمانانِ عالم کے حق میں بلکہ کافروں کے حق میں بھی قبول فرمایئے کہ ان کو ایمان سے نوازش فرمایئے۔ چیونٹیوں پر بھی رحم فرمایئے ان کے بلوں میں، مچھلیوں پر رحم فرمایئے دریاؤں میں۔ لہٰذا اپنے رحم کی بارش کر دیجیے۔

رمضان المبارک میں محبتِ الٰہیہ کی طلب

جس طرح اللہ تعالیٰ کے ہاں بعض جگہیں مقدس و محبوب ہیں، اسی طرح مختلف اوقات اور مہینے بھی محترم ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی محبوبیت اور قربت جس کو حاصل ہے وہ ہے ماہِ رمضان المبارک۔ چناں چہ رمضان المبارک میں رحمتِ الٰہیہ کا نزول، جنّت کے دروازوں کا کھلنا اور جہنمیوں کی بکثرت مغفرت وغیرہ احادیث میں وارد ہوئی ہیں۔ لہٰذا رمضان المبارک کے اس مقدس ومبارک مہینے میں اللہ تعالیٰ سے کیا مانگنا چاہیے؟ اور سب سے زیادہ اہمیت کس چیز کو دینی چاہیے؟ وہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی اس دعا سے ہمیں مل سکتی ہے:

اے اللہ! ہمارے دلوں میں اپنے دردِ محبت کا موتی داخل کر دے، ہمارے سیپ خالی ہیں اور منہ پھیلائے ہوئے ہیں۔

دست بکشا جانبِ زنبیلِ ما

ہمارے خالی سیپ کی طرف اپنے کرم اور اپنی رحمت کا ہاتھ بڑھا دیجیے، رمضان کا مہینہ ہے، روزے کی حالت میں بھوکے، پیاسے ہیں، مبارک زمانہ ہے، مبارک مکان (جگہ) ہے، مسجد میں صالحین، محدثین، طلبائے کرام جمع ہیں، اے خدا! ان کی برکتوں سے ہمارے دل و جان کے سیپ میں اپنی محبت کے درد کا موتی داخل فرما دیجیے، وہ موتی جو

اولیائے صدیقین کے سینوں میں آپ داخل کرتے ہیں،وہ دردِ محبت ہماری جانوں کو عطا فرمادیجیے،اور ہمارے دل وجان کو،ہماری روح کو،ہمارے قلب اور قالب کو، ہمارے بچوں کو،ہمارے ماں باپ کو،ہمارے رشتہ داروں کو اور تمام دوستوں کو جو یہاں موجود ہیں اور جو موجود نہیں،سارے عالم کے دوستوں کو اور اے اللہ! جنہوں نے دوستی نہیں کی ان کو بھی،ہر کلمہ گو کو اپنی رحمت سے صاحبِ نسبت بنادیجیے۔

اصلاحِ نفس و تعلق مع اللہ کے لیے دعائیں

یااللہ ! عُجب و کبر سے ،ریا سے اور جملہ رذائل سے ہمارے قلوب کو پاک فرمادے اور اپنی مرضیّات پر عمل کی توفیق عطا فرمادے۔

ہم سب کو سو فیصد اپنی فرماں برداری کی حیات نصیب فرمادے،ہم سب کی زندگی کی ہر سانس کو یااللہ ! اپنی رضا و خوشنودی پر فدا کرنے کی توفیق دے،اور ایک سانس بھی ہماری آپ کی ناراضی میں نہ گزرنے پائے،اور ہماری ہر سانس اپنی فرماں برداری میں اپنی رحمت سے قبول فرمالیجیے۔

اللہ ! ہم گناہ گاروں کو،ہمارے قلب وجاں کو اپنی ذاتِ پاک کے ساتھ اس طرح چپکا لیجیے جیسے ماں چھوٹے بچے کو چپکالیتی ہے ،اور اس پر دوپٹا بھی ڈال دیتی ہے، اور ٹھوڑی اس کے سر پر رکھ دیتی ہے اور محبت سے اس کو دبالیتی ہے۔

اے خدا ! ہمارے قلب وجاں کو اپنی ذاتِ پاک کے ساتھ اس طرح چپکا لیجیے کہ ہماری روح آپ سے ایسی چپک جائے کہ حُسن کی دنیا،مال و دولت کی دنیا، تکبر و غرور کی دنیا، پوری دنیا ہمیں آپ سے ایک اعشاریہ نہ کھینچ سکے،ایک بال برابر کوئی ہمیں آپ سے الگ نہ کرسکے۔ آپ کے جذب کے بعد پھر کسی کی طاقت نہیں جو ہمیں آپ سے کھینچ سکے۔ماں سے بچے چھینے جاسکتے ہیں کیوں کہ ماں کمزور پڑ سکتی ہے۔اگر کوئی تگڑا غنڈا آجائے تو ماں سے اس کا بچہ چھین سکتا ہے۔چاہے کتنا ہی جذب کیے ہو، کتنا ہی دبائے ہوئے ہو،کوئی زیادہ طاقت والا غنڈا ماں کو دو طمانچہ مار کر بچہ چھین سکتا ہے،

لیکن یااللہ! آپ جس کو اپنی رحمت کی گود میں چھپالیں، اپنا تحفظ عطا فرمادیں، اپنی حفاظت مقدر فرمادیں تو اس کو کوئی شیطان، کوئی نفس، کوئی گمراہ کن ایجنسی، کسی قسم کے نمکین اور حسین، نہ حسین عورتیں، نہ حسین لڑکے اس کو آپ سے ایک اعشاریہ الگ نہیں کرسکتے۔

اے اللہ! ہم سب کو اس طرح اپنا بنالے کہ ہم یہ کہہ سکیں؎

دونوں جانب سے اشارے ہوچکے
ہم تمہارے تم ہمارے ہوچکے

ہمیں ایسا جذب فرمایئے کہ ہم اس شعر کو پڑھ کر مَست رہیں۔

اے اللہ! ہمارے دلوں کا مزاج بدل دے۔ فاسقانہ، نافرمان گناہ کے مزاج کو، خبیث عادتوں کو یااللہ! طیّب مزاج سے بدل دے، اور جو لوگ چھپ چھپ کر اور غلط ماحول میں جاکر اپنی عادت کو اور اپنے نالائق پن کو صحیح نہیں ہونے دے رہے ہیں اے خدا! اُن کو اپنی جان پر، اور ہم سب کو اپنی جانوں پر رحم کرنے کی توفیق عطا فرما کہ ہم لوگ اپنے ہاتھوں سے اپنے پاؤں پر کلہاڑی نہ ماریں۔ اللہ والوں کا صحیح حق ادا کرنے کی توفیق دے دے کہ ہم جب ان کے دَر پر آگئے تو ساری بُرائیوں سے ہم سب کو توبہ کی توفیق عطا فرمادے۔ معصیت کے مراکز میں دوبارہ جاکر اپنی روح کی ناک کو فاسد کرنے سے ہم سب کو پناہ نصیب فرما۔ اے اللہ! اختر کو اور ہم سب کو اور میرے دوستوں کو اور ہم سب کے گھر والوں کو ایسا ایمان ویقین عطا فرمادے کہ زندگی کا ہر لمحہ اور زندگی کی ہر سانس اے خدا! ہم سب آپ پر فدا کردیں، آپ کو خوش کرنے کے لیے قربان کردیں۔ کبھی ہم آپ کو ناراض نہ کریں۔

اے خدا! ہم سب آپ ہی کے ہیں، آپ ہی نے ہمیں پیدا کیا ہے، آپ ہی کے پاس ہمیں لوٹ کر آنا ہے۔ ہم سب آپ ہی کے بندے ہیں۔ اس لیے سر سے پیر تک ہمارے ظاہر کو، ہمارے باطن کو، ہمارے ہر ذرّۂ جسم کو، ہماری روح اور قلب کو سو فیصد اپنا بنالیجیے۔ اپنے جذب سے ہم کو اپنا بنالیجیے۔ نفس وشیطان سے جنگ میں ہم

بار بار ہار چکے ہیں، شکست خوردہ ہیں، عاجز ہیں، درماندہ ہیں۔ اس لیے اپنی صفتِ جذب کا ظہور فرمائیے، کیوں کہ اس خزانے کی خبر آپ نے قرآن پاک میں دی ہے۔ ابّا اپنا جو خزانہ بچوں کو نہیں دینا چاہتا اس کو چھپا کر رکھتا ہے۔ آپ نے اس خزانے کو قرآن پاک میں نازل فرما کر سارے عالم کو بتادیا میرے اندر شانِ جذب بھی ہے جس کو ہم چاہتے ہیں اپنا بنالیتے ہیں، اپنی طرف جذب کر لیتے ہیں۔ چناں چہ اس صفت کا ہم سب پر ظہور فرمادیجیے۔

یااللہ! ہم سب کے قلوب میں اپنے دردِ دل کا وہ مقام عطا فرمادے جو آپ اولیائے صدیقین کو عطا فرماتے ہیں۔ یااللہ! ہم سب کی اصلاح فرمادے، ہمارے اندر جو بُری بُری عادتیں آپ کی مرضی کے خلاف ہیں، جو بھی اخلاق ہمارے ہوں، اعمال ہوں، افعال ہوں، خیالات ہوں، جذبات ہوں یااللہ! سب کو اپنی مرضی کے موافق بنالے، مِنۡ وَعَنۡ ہمیں اپنا بنالے، آمین۔

فَسَوۡفَ یَأۡتِی اللّٰہُ بِقَوۡمٍ الخ... کی تجلّی ہم پر بھی نازل فرما!

اے اللہ! ہم سب پر، اور میرے احبابِ حاضرین اور ان کے گھر والوں پر، اور میرے احبابِ غائبین اور ان کے گھر والوں پر فَسَوۡفَ یَأۡتِی اللّٰہُ بِقَوۡمٍ[۲۲] کی تجلّی نازل فرمادے، اپنے عاشقوں کی قوم میں ہم سب کو داخل کرلے۔ آپ کے کلام کی اس آیتِ مبارکہ میں عاشقوں کی جو قوم پیدا کرنے کی بشارت ہے، ہم سب کو اس میں شامل فرمادے، اور یہ تجلّی ہمارے دلوں پر نازل فرمادے، ہم سب کو جذب کرکے اپنا بنالے۔

نہ میں دیوانہ ہوں اصغر نہ مجھ کو ذوقِ عُریانی
کوئی کھینچے لیے جاتا ہے خود جیب وگریباں کو

اولیائے صدّیقین کا مقام و مرتبہ نصیب کر!

اہل اللہ سے عقیدت و محبت، اور ان کی صحبت و خدمت اور ان کی تعلیمات کی اتّباع

۲۲؎ المآئدۃ: ۵۴

یہ تمام اُمور تزکیۂ نفس اور اصلاحِ اخلاق کی بنیاد ہیں۔ جس سے آدمی بالآخر اولیائے صدیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پوری زندگی اہل اللہ کی صحبت وخدمت اور ان کی جوتیاں اٹھانے میں لگادی اور ہمارا گمان اقرب الی الیقین ہے کہ حضرت والا اولیائے صدیقین کے بلند ترین مقام پر فائز تھے، لیکن اس کے باوجود حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کا اللہ تعالیٰ سے اہل اللہ کی صحبت وخدمت اور مقامِ صدّیقیت کو مانگنا اس میں ہمارے لیے بہت بڑا درس وسبق ہے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ سے اس مقام کو مانگیں:

دعا کر لیجیے! اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے، اس مبارک مقام کی برکت سے، اور ہمارے بزرگوں کی اولاد جو یہاں ہے یااللہ! میں بزرگوں کے خون کا واسطہ دیتا ہوں، ان کی نسبت سے مانگتا ہوں کہ ہمارے سینوں کو اپنی محبت کی آگ سے بھر دے۔ یااللہ! ہم سب کو صاحبِ نسبت بنادے۔ یااللہ! بایزید بسطامی، جنید بغدادی، بابا فرید الدین عطّار اور حضرت مولانا تھانوی وگنگوہی و مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہم جتنے بھی ہمارے سلف میں بڑے بڑے اولیاء گزرے ہیں یااللہ! ان اولیائے صدّیقین کے سینوں کو آپ نے ایمان ومحبت وتقویٰ کا جو مقام عطا فرمایا تھا اور دنیائے بے ثبات سے جو بے رغبتی نصیب فرمائی تھی ہمارے قلوب کو بھی عطا کر دے۔

اللہ! ہم سب کو صاحبِ نسبت کر دیجیے۔ جتنے لوگ یہاں بیٹھے ہیں اے اللہ! کسی کو محروم نہ فرمایئے، اختر مسافر ہے، آپ مسافر کی دُعا کو قبول فرماتے ہیں، ہم سب کو صاحبِ نسبت کر دیجیے، کسی کو محروم نہ فرمایئے، سب کو اللہ والا بنادیجیے، جو لوگ یہاں نہیں ہیں، ان کو بھی اپنا بنالیجیے۔ اے اللہ! ہم سب کے خاندان والوں کو، ہماری بیویوں کو، بچوں کو، اولاد کو بھی نیک بنادیجیے، اللہ والا بنادیجیے، بچیوں کو اللہ والی بنادیجیے۔

اولیائے صدّیقین کی جو آخری سرحد ہے جس کے آگے نبوّت شروع ہوتی ہے اور نبوّت اب ختم ہوچکی ہے، آپ ہمیں اپنے اولیاء کے آخری اور منتہائے مقام تک اپنی رحمت سے پہنچادیجیے۔

یااللہ! آپ اپنے فضل سے ہمارے بزرگوں کی کرامتوں سے، ان کی دعاؤں سے ان

سب گندگیوں سے ہم کو تزکیہ نصیب فرما، ان کے ساتھ حُسنِ ظن اور عقیدت نصیب فرما۔ اے اللہ! اپنے مقبول بندوں کی جوتیاں اٹھانے کی ہمیں توفیق نصیب فرما، ہمیں اپنے مقبول بندوں کی محبت نصیب فرما، اپنی رحمت سے ہم سب کی اصلاح فرما دے۔ یااللہ! ہماری تمام بُرائیاں، ظاہر کی، باطن کی جتنی بھی گندگیاں ہیں سب سے ہمیں تزکیہ اور اصلاحِ نفس نصیب فرمادے۔

اپنی محبت سب سے بڑھ کر دے!

اللہ تعالیٰ نے انسان کی طبیعت میں محبت کا ایسامادّہ رکھاہے کہ آدمی کو جس سے محبت ہو جاتی ہے تو اس کے ہر حکم، ہر اشارے پر جان دینے کو تیار ہو جاتا ہے۔اسی مادّے کا صحیح استعمال صرف حق تعالیٰ سے محبت کرنا ہے،اسی لیے سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی ایک دعا میں اللہ تعالیٰ کی محبت، اعمالِ صالحہ کی محبت اور اہل اللہ کی محبت مانگی ہے۔ اور ہمارے پیارے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اس دعا کو نہایت درد بھری تشریح کے ساتھ اور اپنی آہ وفغاں والے کلمات کے ساتھ اپنی دعا میں مانگا ہے۔اور یہ دعا محبتِ الٰہیہ کے طالبین کے لیے ایک بہترین توشہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ حُبَّكَ [۲۳]

اے اللہ! مجھے اپنی محبت نصیب فرما۔ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ اور اے خدا! جو لوگ تجھ سے محبت رکھتے ہیں، ان کی محبت بھی نصیب فرما۔ اپنے عاشقوں کی، اور اللہ والوں کی محبت بھی نصیب فرما دیجیے، اور ان اعمال کی محبت بھی نصیب فرما دیجیے جو آپ کی محبت کا ذریعہ ہیں۔

یااللہ! ہمارے دلوں کو قبول فرمالیجیے، اپنا بنالے۔ اے اللہ! اس دل کو اپنے لیے قبول فرمالیجیے۔ جیسے کوئی بادشاہ کسی کی گردن میں اپنا پٹّا ڈال دے تو اس کو کوئی نہیں پوچھتا، کوئی ستاتا نہیں، اے خدا! اس دل کے اندر اپنی محبت کا پٹّا ڈال دے، اپنا بنالے۔

۲۳؎ جامع الترمذی: ۲/۱۸۷، باب من ابواب جامع الدعوات، ایچ ایم سعید

اے اللہ! جتنی محبت سے ہم دنیاوی غذاؤں کو دیکھتے ہیں فلائنگ فش، سموسہ، پاپڑ، ٹھنڈا پانی، مرنڈا وغیرہ دنیا کی ساری نعمتوں سے آپ ہمیں زیادہ پیارے معلوم ہوں اور شدید پیاس میں ٹھنڈے پانی سے زیادہ رگ رگ میں جان آجائے، جب ہم آپ کا نام لیں تو معلوم ہو کہ ہماری حیات پر بے شمار حیات برس رہی ہیں، ہماری جان پر بے شمار جانیں برس رہی ہیں۔

یا اللہ! آپ نے مرتد قوموں کے مقابلے میں اہلِ محبت کی جماعت کو ذکر فرمایا، ہم سب لوگوں کو اسی برادری میں شامل فرما دیجیے۔ اے خدا! اپنے عاشقوں کی اور اپنے محبت کرنے والوں کی برادری میں ہم سب کو شامل کیجیے، اپنی رحمت سے، اپنے فضل سے۔ اور اس کے لیے جو قابلیتیں چاہییں وہ آپ عطا کر دیجیے، ہمارے تو پیالے بھی ٹوٹے ہوئے ہیں، اس قابل نہیں ہیں، اس میں پتھر، کنکر نہ جانے کیا کیا ہے، اللہ! ہمارا تخلیہ بھی فرمائیے، تحلیہ بھی فرمائیے۔ ہمیں گندگی سے بھی پاک کیجیے، اور اپنے قرب کے موتی اس میں عطا فرمائیے، اور اپنی رحمت سے اپنے محبوب بندوں کی تینوں علامتیں یعنی ”ہمیں اپنے بھائیوں سے محبت سے ملنے کی توفیق اور اپنے نفس کو مٹانے کی توفیق اور دشمنانِ دین پر سخت ہونے کی توفیق اور ساتھ ساتھ اپنی راہ میں مجاہدہ کی توفیق“ عطا فرمائیے اور مخلوق کی ملامت کا خوف ہمارے قلب سے نکال دیجیے۔ ”آپ واسع ہیں، علیم ہیں، اور آپ کو دینے سے اپنے خزانے کے ختم ہونے کا خوف نہیں، علیم ہیں آپ، ہمارے اخلاص و طلب میں کمی ہے تو آپ اپنی رحمت سے ہمیں اخلاص و طلب بھی عطا فرما دیجیے، پیاس بھی عطا فرما دیجیے، دونوں عطا فرمائیے، پیاس بھی دیجیے پانی بھی پلائیے۔

اللہ! اپنی رحمت سے ہم سب کو سمندر کے کنارے، اپنی محبت کے مشغلے اور ذکر سے معزول نہ فرمائیے یعنی دنیا میں ایسا نہ پھنسائیے کہ ہم آپ کا نام لینے کی فرصت ہی نہ پائیں۔

از کرم از عشق معزولم مکن

اپنے کرم سے اپنی محبت سے ہم کو معزول نہ کیجیے۔ معزول معنیٰ ریٹائر نہ کیجیے، اور

جُزبذکرِ خویش مشغولم مکن

اور اپنی یاد کے بعد ہمیں اور کسی کام میں مشغول ہی نہ ہونے دیجیے۔ آیندہ گناہ مقدر ہوں تو نیکیاں لکھ دیجیے۔

اللہ تعالیٰ! اپنی رحمت سے، اپنے کرم سے ہم کو لائق بنادے، اور ہمارے نفس کا جو مزاجِ فاسقانہ بن چکا ہے اس کو عاشقانہ بنادے، اور ہمارے قلب کو غیر اللہ سے چھڑا لے۔ نفس و شیطان کی غلامی سے نکال کر اللہ! ہمیں سو فیصد اپنی فرماں برداری کی زندگی عطا فرما اور ہم لوگوں کے دل میں جتنے نیک ارادے ہیں سب ارادوں میں بامراد فرما دے۔

تیری رضا کے محتاج ہیں سب اے میرے اللہ!

اے اللہ! ہم اپنی نالائقیوں سے آپ کو خوش نہیں کرسکے، ہم اپنی نالائقیوں سے نفس کے کمینہ پن سے، غیر شریفانہ حرکات سے، اپنی بشری کمزوریوں سے آپ کو خوش نہیں کر سکے۔ لیکن اگر ہم آپ کو خوش نہیں کر سکے تو آپ ہماری خوشیوں سے بے نیاز ہیں۔ آپ اپنے کرم سے ہمیں خوش کر دیجیے تو آپ کا احسان ہو گا، آپ ہماری طرف سے خوشیوں سے بے نیاز ہیں، ہم آپ کی طرف سے عطائے خوشی کے محتاج ہیں۔ ہم اپنی نالائقیوں سے آپ کو خوش نہیں کر سکے، لیکن اگر آپ ہمیں خوش نہ کریں گے تو کوئی دنیا میں نہیں ہے جو آپ کے سوا ہمارا ہو، آپ کے سوا ہماراکوئی نہیں، اس لیے آپ ہمیں ہمارے سب اچھے مقاصد میں کامیاب فرما کر ہم کو خوش کر دیجیے کہ آپ اللہ ہیں، بہت بڑے مولیٰ ہیں، ہم اس کا تصور نہیں کرسکتے کہ آپ ہماری طرف سے خوشیوں کے انتظار میں ہیں، آپ کو ہماری خوشی کی کوئی ضرورت نہیں، ہماری ہی شرافت ہوتی ہم ایک شریف، لائق بندے ہوتے، آپ کو خوش کرتے اپنے لائق اعمال سے، مگر ہم سے تو نالائقیاں ہوگئیں، جس کی ہم معافی چاہتے ہیں، مگر ایسا نہ ہو کہ ہماری نالائقیوں کی وجہ سے آپ ہماری خوشیوں کی کوئی تکمیل نہ فرمائیں، آمین۔

اپنا خوف نصیب فرما!

دورِ حاضر میں ہر طرف گناہ کے اسباب اپنی طرف دعوت دے رہے ہیں۔ مگر جس کو موت اور آخرت کے مراحل کا دھیان رہے، اور خوفِ خدا اُس کے دل میں ہو تو ہر طرح کے گناہ سے بچنا اُس کے لیے آسان نہیں، بلکہ مزیدار ہو جاتا ہے۔ درج ذیل کی دعا اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے:

اے اللہ! ہم سب کو اپنا خوف دے۔ جو کچھ بیان ہوا ہے اے اللہ! اس کو اپنی رحمت سے قبول فرما، اور مجھ کو بھی اور میری ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کو عمل کی توفیق عطا فرمادے۔ یااللہ! موت کی یاد دِل میں ڈال دے۔ قبر کی زندگی کی یاد ہمارے دِل میں ڈال دے۔ قیامت کے دِن اللہ کے سامنے جواب دیناہے، اور دوزخ کی آگ ہے، اس کا خوف عطا فرما۔ اے اللہ! ان سب چیزوں کا ہمیں یقین عطا فرما، آمین۔

ناراضگی اور غضب سے بچا!

اے خالقِ حیات! اے ہماری زندگی کے پیدا کرنے والے، اور ہماری زندگی کو باقی رکھنے والے، اور ہماری زندگی کو پالنے والے! اپنی رحمت سے ہماری زندگی کے اندر ایسا ایمان اور یقین بھر دیجیے کہ ہماری زندگی کی ہر سانس آپ کی رضا اور خوشی کے اعمال پر فدا ہو، اور آپ کو ایک سانس بھی ہم ناراض نہ کریں یعنی آپ کی نافرمانی میں ایک سانس بھی مبتلا نہ ہوں۔

اے اللہ! ہم سب کو ایسا ایمان ویقین عطا فرما، ایسی لذّت آپ کے نامِ پاک میں مل جائے کہ سلطنت سے بھی ہم فروخت نہ ہو سکیں، سورج اور چاند بھی ہمیں نہ خرید سکیں، ساری دنیا کی لیلائیں ہمیں خرید نہ سکیں۔ اور ہر سانس آپ پر فدا ہو، اور ایک سانس بھی ہم آپ کو ناراض نہ کریں۔

اے اللہ! ہم سب کو ایمان اور یقین، ایسی نسبت، ایسی محبت نصیب فرما کہ ہم سب کی زندگی کی ہر سانس آپ پر فدا ہو، اور ایک سانس بھی ہم آپ کو ناراض نہ کریں، اور

آپ کے غضب اور قہر کے اعمال سے، حرام خوشیوں کی درآمدات پر، امپورٹنگ پر ہمیں پوری پابندی عائد کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔

اللہ تعالیٰ! ہمیں اپنے دوستوں کا اعلیٰ مقام نسبتِ اولیائے صدّیقین عطا فرمادے۔ وہ کیا ہے کہ ہر سانس ہم آپ پر فدا کریں، اور آپ کو خوش رکھیں، ایک لمحہ آپ کو ناراض کر کے اس کمینے پن، بے غیرتی اور خباثتِ طبع سے ہم اپنے دل کو حرام خوشیوں سے خوش نہ ہونے دیں۔

اے اللہ! جن باتوں سے آپ خوش ہوتے ہیں ان پر عمل کرنے کی توفیق اور ہمّت نصیب فرمائیں، اور جن باتوں سے، جن اعمال وافعال سے آپ ناراض ہوتے ہیں تو اے خدا! آپ کی ناخوشی کی راہوں سے ہم اپنے دل کو خوش کرنے سے انتہائی دردِ دل سے پناہ مانگتے ہیں، کیوں کہ ہماری وہ خوشی مبارک خوشی نہیں ہے جس سے آپ ناراض ہوں، ایسی منحوس خوشی سے ہم سب کو توبہ نصیب فرمادے۔ جس طرح بیٹا اپنے باپ کو ناراض کر کے اپنا دِل خوش کرلے وہ بیٹا نالائق کہلاتا ہے، اے خدا! ہم نالائق بندے ہیں کہ آپ کو ناخوش کر کے اپنا جی خوش کرتے ہیں۔ ہمیں اس نالائق عمل سے توبہ نصیب فرمادے۔

اے اللہ! ہمیں اتنی محبت دے دے کہ ہماری جان سے زیادہ تو پیارا ہو جائے اور سڑکوں پر حسینوں اور نمکینوں کی ننگی ٹانگوں کو نہ دیکھنے سے کتنی ہی تکلیف ہو لیکن ہم تکلیف گوارا کرلیں اور آپ کو ناراض نہ کریں اور ہماری رُوباہیت اور لومڑیت کو شیریت سے بدل دے۔

یااللہ! اپنی رحمت سے ہم سب کو اپنی ذاتِ پاک کو راضی کرنے کی توفیق نصیب فرمادے، اور اپنی ناراضگی سے بچنے کی توفیق نصیب فرمادیجیے، یااللہ! شہوت کا نشہ ہو یا کبر کا نشہ ہو، بڑائی کا نشہ ہو یا خواہشات کا نشہ ہو، ہر قسم کے نشے کو اتار کر اے اللہ! ہم کو نفس وشیطان کی غلامی سے نکال کر اپنی سو فیصد فرماں برداری نصیب فرمادے۔

اے اللہ! ہم سب کو ایسا ایمان ویقین عطا فرما کہ ایسی لذّت آپ کے نامِ پاک میں مل

جائے کہ سلطنت سے بھی ہم فروخت نہ ہو سکیں، سورج اور چاند بھی ہمیں نہ خرید سکیں۔ جن اعمال سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے ہیں، ان اعمال کی اللہ! توفیق دے دے، اور جن اعمال سے آپ یا آپ کے نبی ناراض ہوتے ہیں یا اللہ! ہم تیرے غضب سے، اور تیرے نبی کے غضب سے پناہ چاہتے ہیں، اور اپنی رحمت سے ہماری زندگیوں میں اصلاح کر دے۔

آپ کی ناراضگی سے بڑھ کر کوئی مصیبت دنیا میں نہیں ہے۔ اے خدا! ساری دنیا کی مصیبت اگر جمع کر کے کسی ترازو کے پلڑے میں رکھ دی جائے، اور کسی بندے سے آپ ناراض ہوں، تو سب سے بڑی اور سخت مصیبت میں وہ ہے جس سے آپ ناراض ہوں۔ اس لیے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ اے خدا! ہم آپ سے آپ کی خوشنودی کی درخواست کرتے ہیں اور جنّت مانگتے ہیں۔ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَالنَّارِ [۲۵] اور تیری ناراضگی سے پناہ چاہتے ہیں اور دوزخ سے پناہ چاہتے ہیں (ناراضگی کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ سے زیادہ اہمیت دی۔ اس لیے اسے پہلے بیان فرمایا)۔ اللہ تعالیٰ! ہماری عقل و ایمان کو درست فرما دے، اور ہمیں جسمانی و روحانی صحت عطا فرمائے، آمین۔

ماضی کو معاف، حال کو تقویٰ سے روشن اور مستقبل کو تابناک فرما!

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ایسی جامع دعا سکھلائی جو ماضی، حال، مستقبل تینوں زمانہ کا احاطہ کیے ہوئے ہے:

اے اللہ! ہماری ماضی کی خطاؤں کو معاف فرما دے، موجودہ حالت کو تقویٰ کے نور سے روشن فرما دے مستقبل کو نورِ تقویٰ سے تابناک فرما دے۔ اے اللہ! اپنی رحمت سے ہمارے گناہوں کو معاف فرما دیجیے۔ اب تک جو نالائقیاں ہوئیں اُن کو معاف فرمائیے، اور ہم سب کو اللہ والی زندگی عطا فرمائیے، استقامت علی الدین نصیب فرمائیے، آمین۔

---

۲۵ مسند الامام الشافعی: ۱۲۳/ تفسیر اللباب لابن عادل: ۵۱۹/۱۷، الفتح (۲۹)، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

بُری تقدیر سے بچا!

ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کو دنیا وآخرت میں عافیت ملے اور حسنِ خاتمہ نصیب ہو۔ ہمارے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے سوئے قضا اور سُوئے خاتمہ سے حفاظت اور دردِ دل سے خاتمہ بالخیر اور دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کے لیے بکثرت دُعائیں مانگی ہیں:

اے خدا! جملہ سُوئے قضا کو حُسنِ قضا سے تبدیل فرما دیجیے۔ اگر ہماری قسمت میں خطرناک مرض لکھے ہیں، تو جملہ سَیِّئُ الْاَسْقَامِ کو صحت وعافیت سے تبدیل فرما دیجیے۔ اگر ہمارا خاتمہ خراب لکھا ہے تو آپ اپنے کرم سے اس سوئے قضا کو حُسنِ قضا سے تبدیل فرما دیجیے۔ اگر آپ نے ہم کو جہنمی لکھا ہے، تو آپ اپنی قدرتِ قاہرہ سے اپنے کرم سے ہم کو جنّتی لکھ دیجیے۔ جملہ سُوئے قضا کو حُسنِ قضا سے تبدیل فرما دیجیے جیسا کہ اے اللہ! مولانا رومی نے فرمایا کہ اے خُدا آپ کا فیصلہ آپ پر حاکم نہیں ہے آپ کا محکوم ہے، لہٰذا اپنی حاکمانہ قدرت سے اپنے جملہ فیصلوں کو جو ہمارے لیے مضر ہیں ان جملہ سوئے قضا کو حُسنِ قضا سے تبدیل فرما دیجیے۔

نافرمانی والی زندگی اور گناہ والی حیات سے محفوظ فرما!

اللہ! ہم سب کو عقلِ سلیم، فہمِ سلیم عطا فرمائے، راہِ حق پر قائم رکھے، اور گمراہی سے بچائے۔ ایک سانس بھی آپ کی ناراضگی سے ہم سب پناہ مانگتے ہیں، کیوں کہ ہماری زندگی کی وہ منحوس گھڑی ہے، وہ بہت ہی خسارے کی گھڑی ہے جو گھڑی آپ کی نافرمانی میں گزرے، لہٰذا ہماری زندگی کا غیر شریفانہ وقت ہے، نہایت ہی بے حیائی، کمینہ پن اور لعنتی وقت ہے جو آپ کی نافرمانی میں گزرے، اس لیے آپ ہماری زندگی کی ہر سانس کو تحفظ عطا فرمائیے، اور ہمارے دلوں کا مزاج بدل دیجیے، سوچ بدل دیجیے، فکر بدل دیجیے، ہماری فکر آپ کی رضا میں مصروف ہو، ہمارے دل آپ کی یاد میں مصروف ہوں، ہماری زندگی کی ہر سانس آپ کے عشق میں مصروف ہو، بال بال ہمارا تقویٰ والا بنا دے، اللہ والی حیات کی نوازش فرما دیجیے۔

اللہ تعالیٰ! ہم سب کو عمل کی توفیق دے، مرنے سے پہلے اے خدا! ہم سب کو اپنا ولی بنا کر دُنیا سے اٹھائیے اور دیر بھی نہ ہونے دیجیے۔ آپ کی نافرمانی میں جینا اور آپ کی فرماں برداری میں ذراسی بھی تاخیر کرنا ہم غیرتِ بندگی اور شرافتِ بندگی کے خلاف سمجھتے ہیں کہ رزق آپ کا کھاتے رہیں اور اپنی نافرمانی میں آپ ہم کو دیکھتے رہیں۔

بے حساب مغفرت اور ایمانِ کامل پر خاتمہ فرما!

یا اللہ! ہم سب کے والدین اور اعزاء واقربا جو جاچکے ہیں سب کی بے حساب مغفرت فرما کر جنّت الفردوس میں جگہ عطا فرما، اور ہم سب کو آخرت کی تیاری کی توفیق عطا فرما، اور اے اللہ! آپ ہم سے راضی ہو جایئے۔ اور اے اللہ! ہمیں اس کی توفیق عطا فرمایئے کہ ہم ایک لمحہ کو بھی آپ کو ناراض نہ کریں، ہمارا کوئی سانس بھی آپ کے غضب وناراضگی کے سائے میں نہ گزرے۔ ہماری زندگی کے جو شعبے آپ کی مرضی کے خلاف ہیں اے اللہ! ہمیں موت نہ دیجیے جب تک ہم ان کو آپ کی مرضی کے مطابق نہ بنالیں۔ اے اللہ! آپ ہم سے راضی ہو جایئے۔ آپ کی رضا اور خوشی سے بڑھ کر ہمارے لیے کوئی انعام نہیں، اور اپنے اپنے وقت پر ایمانِ کامل پر ہم سب کا خاتمہ فرمایئے، اور بے حساب مغفرت کو مقدر فرما دیجیے۔

خوش سلامت مابہ ساحل با زبر
اے رسیدہ دست تو در بحر و بر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم کی اتباع نصیب فرما!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع پر بندوں سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا موقوف ہے، اس کے لیے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے بہت ہی پیارے اور درد بھرے انداز میں دعا مانگی ہے اور شدّت محبت کی وجہ سے خواب میں زیارتِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نعمت کو بھی مانگا ہے، اور خواب میں زیارت سے بڑھ کر اتّباعِ سنّت اور گناہوں سے بچنے کی

توفیق ہے، جس کو درد بھرے دل سے مانگ کر ہم کو اس نعمت کے مانگنے کا سبق دیا ہے:

یااللہ! اپنی رحمت سے ہم سب کو سرورِعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر، اورآپ کی ایک ایک سنّت پر جان دینے کی توفیق عطافرمااور سرورِعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو ہمارے سینوں میں بھر دے، اور بلا استحقاق سرورِعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہم سب کو خواب میں عطا فرما۔ ہم اس قابل نہیں ہیں، ہمیں اس کا استحقاق نہیں ہے، لیکن آپ کریم ہیں، آپ بھی کریم ہیں اورآپ کا نبی بھی کریم ہے۔

یارب تو کریمی ورسولِ تو کریم

یااللہ! اپنی رحمت سے سرورِعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہم سب کو خواب میں نصیب فرمادے، اور خواب میں زیارت سے بڑھ کر بھی ایک نعمت ہے، وہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کی توفیق اورآپ کی نافرمانی سے بچنا۔ پس اے اللہ! یہ نعمت بھی عطافرمادے۔ اوراپنی اوراپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے ہمارے سینوں کولبریز فرمادے۔ جولوگ آپ کے فرامینِ عالیہ کوپاش پاش کررہے ہیں اے خُدا! ہم سب کو توفیق عطافرمادے کہ ہم آپ کے فرمانِ عالیشان کو سرآنکھوں پر رکھ کراس پر عمل کریں۔

ہرایک کے حق میں دعا

اے خدا! اہلِ ایمان کے لیے ہم آپ سے دونوں جہاں کی فلاح وکامیابی کی بھیک مانگتے ہیں اورساری دُنیاکے کافروں کے لیے ایمان کی درخواست کرتے ہیں۔ اور اہلِ ایمان کے لیے اہلِ تقویٰ ہونے کی درخواست کرتے ہیں اوراہلِ مرض کے لیے اہلِ صحت ہونے کی درخواست کرتے ہیں اوراہلِ بلا کے لیے اہلِ عافیت ہونے کی درخواست کرتے ہیں، آمین۔

جامع دعائیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایسی دعا جو آپ کی حیاتِ طیبہ میں مانگی گئی تمام دعاؤں کی جامع ہے۔ جس کو اردو زبان میں بہت ہی آسان اور عام فہم انداز میں ہمارے پیارے مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے مانگ کر اردو دانوں کے لیے سہل فرمادیا:

فَجَزَاهُ اللّٰهُ جَزَاءً وَّافِرًا

سرورِعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۳برس میں جتنی بھلائیاں مانگیں سب ہم کو عطا فرمادے، ہم سب کو جتنی بُرائیوں سے پناہ مانگی ان سب برائیوں سے پناہ نصیب فرمادے۔ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ! جتنی بھی دعاؤں کی ہمارے دوستوں نے ہم سے فرمائش کی ہے، یا اس مجمع میں جن لوگوں نے ہم سے کہا ہو یا اللہ! جتنے میرے دوستوں نے دعاؤں کی فرمائش کی ہے، یا انہوں نے خط لکھا ہو، اور ہم کو نہ ملا ہو، یا ہم نے وعدہ کیا ہو، یا وہ ہماری دعاؤں سے توقّع رکھتے ہوں اللہ تعالیٰ! ہم سب کو جمیع مقاصدِ حسنہ میں بامراد فرما، اور جمیع ہُموم اور غموم اور جمیع پریشانیوں سے نجات اور عافیت نصیب فرما۔ جو کچھ مانگا اے خدا! وہ بھی عطا فرمادے، تمام عمر بھر کی دعاؤں کو قبول فرما، بلکہ جو ہم نہیں مانگ سکے، بے مانگے سب کچھ عطا فرما دے۔ ابّا اپنے بچوں کو بعض وقت بے مانگے بھی دیتے ہیں، آہ اس لیے اے خدا! اپنی شفقت سے آپ ہمارے ربّا ہیں، جو مانگ رہے ہیں وہ بھی دے دیجیے، اور جو نہیں مانگا اپنی رحمت سے، اور کرم سے وہ سب کچھ عطا فرما دیجیے جو ہم سب کے لیے آپ کے علم میں مفید ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا[۲۵]

---

۲۵ سنن ابن ماجہ:۱/۱۷،باب مایقول بعد التسلیم، المکتبۃ الرحمانیۃ

عربی دعائیں

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ [۲۶]
رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَ ھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً ۚ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ [۲۷] یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ نَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لَنَا شَاْنَنَا کُلَّهٗ وَلَاتَکِلْنَا اِلٰی اَنْفُسِنَا طَرْفَۃَ عَیْنٍ [۲۸] اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَانَا کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ [۲۹] اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنَا بِتَرْکِ الْمَعَاصِیْ وَلَاتُشْقِنَا بِمَعْصِیَتِکَ [۳۰]

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللہُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ مَلِیْکٌ مُّقْتَدِرٌ مَّاتَشَاءُ مِنْ اَمْرٍ یَکُوْنُ اَللّٰھُمَّ اَسْعِدْنَا بِتَقْوَاکَ، اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیْنَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ، اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَاسَئَلَکَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَااسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللہِ۔

---

۲۶ البقرۃ:۲۰۱
۲۷ اٰل عمرٰن:۸
۲۸ کنزالعمال:۱۳۹/۲،(۳۴۹۸)،الباب الثامن:الدعاء،الفصل الخامس:أدعیة المؤقتة،الفرع الثالث:أدعیة الصباح والمساء،مؤسسة الرسالة
۳۰ صحیح البخاری:۱۰۳/۱،(۷۴۹)،باب ما یقرأ بعد التکبیر،المکتبة المظھریة
۳۰ کنزالعمال:۱۷۶/۲،(۳۶۱۷)،باب جوامع الادعیة،مؤسسة الرسالة

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَ بِحَقِّ الٓمّٓ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ، وَبِحَقِّ وَاِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ، وَبِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اے اللہ تو قبول فرمالے

اے اللہ! جو کچھ عرض کیا گیا اس کو اپنی رحمت سے قبول فرمالیجیے۔ میری زبان کو جس نے آپ کی دی ہوئی توفیق سے آپ کی باتیں سنائی ہیں، اور میرے دوستوں کے کان کو جنھوں نے محبت سے آپ کی باتوں کو سنا ہے، اور میری ماں، بہنوں، بیٹیوں کو جو گھر کے اندر وعظ کو سنتی ہیں، سب کو اپنا پیارا بنالیجیے، اپنا محبوب بنالیجیے، اور قبول فرما لیجیے۔ اور آپ کریم ہیں، جب زبان اور کان قبول کرلیں گے تو سارا ہی جسم قبول فرمالیں گے۔ اور ہمارے دلوں کو بھی قبول فرمائیے، اور ہماری روحوں کو بھی قبول فرمائیے۔

یااللہ! آپ کا نام بہت بڑا نام ہے۔ جتنا بڑا آپ کا نام ہے ہم سب پر اتنی رحمت فرمادیجیے۔ اے اللہ! پہاڑوں کے دامن میں آپ کا جو کچھ نام لیا گیا اس کو قبول فرمائیے اور پہاڑوں کے ذرّہ ذرّہ کو، اور پیڑوں کو اور تنکوں کو قیامت کے دن گواہ بنائیے۔ ہمارے ذکر کو قبول فرمائیے۔

ایک خاص موقع پر یوں دعا کی

اے اللہ! اس گھر میں برکت نصیب فرمائیے، جنھوں نے آپ کی باتوں کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو سنانے کا انتظام کیا، اور ہمیں بلایا۔ اے اللہ! بُلانے والے کو بھی قبول فرما، مُجھے بھی قبول فرما، اور میرا وعظ بھی قبول فرما۔ سُننے والی خواتین اور مستورات جو آئی ہیں اے اللہ! ان کو بھی قبول فرما اور ہم سب کو اپنا پیار، اپنی محبت نصیب فرما، آمین۔

آسان حساب کتاب

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث کی دعا برائے ''آسان حساب کتاب'' کو بھی اپنی دعا میں مانگا ہے جو کہ ہماری بھی ضرورت ہے بلکہ پوری امّت کی ضرورت ہے:

اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنَا حِسَابًا یَّسِیْرًا[۳۱]

یا اللہ! ہمارا حساب آسان فرما (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ آسان حساب کیا ہے؟ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آسان حساب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے نامہ اعمال کو دیکھ کر فرمائیں: جاؤ جنّت میں۔ کچھ پوچھ گچھ نہ ہو) اے اللہ! ہم سے کچھ نہ پوچھیں قیامت کے دن، بلا حساب اپنے فضل سے جنّت کا فیصلہ مقدر فرما۔

اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

اشکوں کی بُلندی

خُداوندا مجھے توفیق دے دے
فِدا کردوں میں تجھ پر اپنی جاں کو

گنہگاروں کے اشکوں کی بُلندی
کہاں حاصل ہے اختؔر کہکشاں کو

اختؔر

---

۳۱ کنز العمال: ۲/۲۱۲ (۳۸۱۴) فصل فی جوامع الادعیۃ، مؤسسۃ الرسالۃ

اصلاح کا آسان نسخہ

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

دو رکعت نفل نمازِ توبہ کی نیت سے پڑھ کر یہ دعا مانگو:

"اے اللہ! میں آپ کا سخت نافرمان بندہ ہوں۔ میں فرماں برداری کا ارادہ کرتا ہوں مگر میرے ارادے سے کچھ نہیں ہوتا اور آپ کے ارادے سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میری اصلاح ہو مگر ہمت نہیں ہوتی۔ آپ ہی کے اختیار میں ہے میری اصلاح۔ اے اللہ! میں سخت نالائق ہوں، سخت خبیث ہوں، سخت گناہ گار ہوں، میں تو عاجز ہو رہا ہوں، آپ ہی میری مدد فرمائیے۔ میرا قلب ضعیف ہے۔ گناہوں سے بچنے کی قوت نہیں ہے، آپ ہی قوت دیجیے۔ میرے پاس کوئی سامانِ نجات نہیں، آپ ہی غیب سے میری نجات کا سامان پیدا کر دیجیے۔ اے اللہ! جو گناہ میں نے اب تک کیے ہیں، انہیں آپ اپنی رحمت سے معاف فرمائیے۔ گو میں یہ نہیں کہتا کہ آیندہ ان گناہوں کو نہ کروں گا، میں جانتا ہوں کہ آیندہ پھر کروں گا، لیکن پھر معاف کرالوں گا۔"

غرض اسی طرح سے روزانہ اپنے گناہوں کی معافی اور عجز کا اقرار، اپنی اصلاح کی دعا اور اپنی نالائقی کو خوب اپنی زبان سے کہہ لیا کرو۔ صرف دس منٹ روزانہ یہ کام کرلیا کرو۔ لو بھائی دوا بھی مت پیو۔ بدپرہیزی بھی مت چھوڑو۔ صرف اس تھوڑے سے نمک کا استعمال سوتے وقت کرلیا کرو۔ آپ دیکھیں گے کہ کچھ دن بعد غیب سے ایسا انتظام ہو جائے گا کہ ہمت بھی قوی ہو جائے گی، شان میں بٹہ بھی نہ لگے گا اور دشواریاں بھی پیش نہ آئیں گی۔ غرض غیب سے ایسا سامان ہو جائے گا کہ جو آپ کے ذہن میں بھی نہیں ہے۔

دورِ حاضر میں امتِ مسلمہ جن مصائب و آلام سے دوچار ہے اس کے بنیادی اور اہم اسباب گناہوں کی کثرت، رجوع الی اللہ میں کمی اور اللہ تعالیٰ سے دعا نہ مانگنا ہے اور جس یقین اور جن آداب کو ملحوظ رکھ کر دعا مانگنی چاہیے اس سلسلے میں بھی بہت کوتاہیاں ہو رہی ہیں۔ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب سے امتِ مسلمہ نے راتوں کو اللہ کے سامنے ہاتھ پھیلانا چھوڑا ہے تب سے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلا رہی ہے، العیاذ باللہ۔

زیرِ نظر رسالہ "درد بھری دعائیں" میں شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ و ملفوظات اور سی ڈیز و کیسٹس سے ضروری عنوانات کے تحت مختلف دعائیہ کلمات کو یکجا کر دیا گیا ہے تاکہ ہر شخص ان کے مطابق پروردگار سے حاجت طلب کر سکے۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے دعاؤں کو اس قدر بہترین انداز میں پیش کیا ہے کہ جو بھی دعاؤں کے ان کلمات کو پڑھے گا یوں محسوس ہوگا گویا اللہ تعالیٰ اس کی التجا کو سن رہے ہیں اور اپنی رحمت نچھاور کر رہے ہیں کیوں کہ اہل اللہ کی دعائیں بھی دردِ دل سے خالی نہیں ہوتیں۔

www.khanqah.org

ناشر

کتب خانہ مظہری

AD001